

الفضل
بیتنا

بہارِ نبوی
بیتنا

وَكَلَّمَ نَصْرَكَ اللهُ بَيْتَهُ وَرَأَى نَارَ الْجَنَّةِ



ایڈیٹر

محمد حفیظ نقابوری

شرح چند مسائل
پچھ رو پے
ششماہی
۵۰ - ۳ روپے
مالک غیر
۵۰ - ۷ روپے
فی پپر ۱۲ سٹے پیسے

انصار احمدیہ

قیامان امر میا سیدنا حضرت طیفۃ المسیح الثانی ابیہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعلق راہ
سے کئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ اللہ جل جلالہ میں شاہ شہرہ ۲۸ مئی بوقت سوا دہ بج
صبح کی رپورٹ منظر ہے کہ
کل دن پھر حضور کو منعقد اور بے یقینی کی شکایت رہی۔ رات نیند آئی۔ اس وقت
حام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
اجصاب جماعت خوش خضوع اور التزام کے ساتھ حضور ایہ اللہ کے تحت کلمہ عاجلہ
اور دراز ٹیٹے دھائی جا رہی رکھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو بظہرت یاب زمانے آجی۔
دوہ ۲۸ مئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا طبیعت کرم اور شہت ب کھلیت کسٹ
نماز ہے گوہر عارض میں کلبت تاقہ و اجافوت عمر کے لال تھا باقی کئی نماز میں اللہ تم تیرا کسٹ
عزم سا ہزارہ مرزا ایم احمد صاحب سے اہل و عیال جنرلی بند کے سفر میں اللہ تعالیٰ کے سفر حضرت
میں سب کا حاضر و ناصر ہوا اور بیانات دہا میں دارالانمان لاسٹے آجی۔

جلد ۹ || ۲۱ مارچ ۱۹۲۹ء || ۲۱ جون ۱۹۲۹ء || نمبر ۲۱

کیا موجودہ حالات میں عید کی قربانی کی جگہ تقدیر یہ تقسیم کر دینا مناسب نہیں؟

وقت کے ایک اہم سوال کا مدلل اور مقبول جواب

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی ربوہ)

کی اصطلاح سے وہ قربانی مراد ہے
جو حاجی لوگ حرم میں کر کے ہی اور اس
کے مقابل پر حج کیلئے غیر حاجیوں
کی قربانی کا نام ہے جو وہ اپنے گھر
پر کرتے ہیں) کی طاقت نہ رکھنے کی
صورت میں اسلام نے روزوں
کا کفارہ یعنی بدل مقرر کیا ہے (سورۃ
بقرة آیت ۱۹۷) جس کی بنا پر کہا
جاتا ہے کہ اسی اصول پر لہذا عید
میں عید کی قربانی کا بدل بھی اختیار
کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے
کہ اگر کسی حاجی کے سر میں تکلیف ہو
اور اس کے لئے سر تراشنا ممکن
نہ ہو تو اس کے لئے اسلام

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ایک مختصر مگر جامع اور مفید رسالہ مسورہ عید کی قربانیاں ناگزیر
ہا، اکثر میں نظارت اصلاح و ارشاد۔ وہ کی طرف سے شائع ہوا جس میں عید کی قربانیوں کے سبب منظورانہ کے وجہ و شرانگہ اور انہی
بجاری حکمتوں کی جامع تفصیلات کے علاوہ ان امکانی حدیثات کو بھی معقول رنگ میں دو کر دیا گیا ہے جو ہر جانے کے منسوب زدہ طبقہ کے
دل میں وہی اسلام کی اس پاک تعلیم کے سلسلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسی رسالہ میں پورے بحث ایک اہم سوال کا مدلل جواب غیر المافیہ
کی تزیینت کے سلسلہ میں مدیر ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ نہ صرف اس صاحب جماعت اس کا مطالعہ کرے بلکہ غیر از
جماعت اصحاب میں بھی گزرت سے تقسیم کیا جائے۔ تاہم توجہ فرمادے کہ احکام کی اہمیت اور حکمت سے آگاہ ہو کر اس قسم کے فقہوں کا بیچ
خود متقابل کر سکیں۔ (رادارہ)

میں روزہ یا صدقہ کی صورت میں
بدل مقرر کیا گیا ہے (سورۃ بقرہ
آیت ۱۹۷) اور اس سے یہ بھی
استدلال کیا جاتا ہے کہ شریعت
نے ہر حال بدل کا اصول تسلیم کیا
ہے تو کیوں نہ موجودہ زمانہ کے
تقاضا کے مطابق عید کی قربانیوں
کا بدل اختیار کر دیا جائے۔ مگر یاد
رکھنا چاہیے کہ اگر یہ بدل ایک
دھوکے پر مبنی ہے کیونکہ یہ احکام
ہوں کی ذیل میں بدل ملنے کے احکام
کئے ہیں۔ حج سے تعلق رکھتے ہیں
کہ خبر خدا میدوں کی قربانی لینی ضعیفہ
سے۔ اور یہ جس طرح سے تعلق رکھتے
زمانہ حکم بلذلیل دوسرے مگر چھپان
کرنا سزاوار نہیں۔
خلاصہ یہی ہے کہ انعام خود اس
بات کی دلیل ہے کہ غیر حاجیوں کی
قربانی کا کوئی بدل نہیں ہے اور جس
طرح لہذا صدقہ میں بدل ہی
ہوگا۔ حج کی قربانی کے لئے بدل رکھا
گیا ہے۔ اسی طرح اضحیہ یعنی غیر
حاجیوں کی قربانی کا بدل بھی مقرر
کیا جاسکتا تھا۔ لیکن احکامات
سے حاجیوں کی قربانی کا بدل نہ رکھا
جاتا اور غیر حاجیوں کی قربانی کا کوئی
(بدلت نہیں)

بات ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت
صل اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دوسری
عید یعنی عید الفطر کے موقع پر نظرانہ
کی صورت میں فقہ یا تقدیر کے
تقسیم کا نظام قائم فرمایا ہے۔ تو جب
آب عید الفطر کے موقع پر تقدیر یا تقدیر
کا نظام جاری فرمایا گئے۔ تو آیت کے
سے اس بات پر گوارا رکھنا کہ عید
الاضحیٰ کے موقع پر بھی یہی نظام جاری
فرمادے۔ پس دونوں عیدوں کے موقع
پر انفاق فی سبیل اللہ کے طریق
میں ایک میں اور کئی یاں فرق قائم
کرنا اس بات کی حلقی اور یقینی
دلیل ہے کہ خواہ جس سمجھ آئے یا
نہ آئے یہ امتیاز بہر حال کسی خالص
اسلمت کی بنا پر قائم کیا گیا ہے
وہو الامداد خافضہم وقت ہر
دلائل من الصموم۔
کیا قربانیوں کا کوئی بدل بھی اختیار
کیا جاسکتا ہے؟
زمانہ حال کے بعض علماء نے گو
وہ لہذا بہت دلیل تعدد میں بھی
ہے کہ شریعت نے حج کے ساتھ
پر کھلی ہی رہا یا رہے کہ کھلی

حضرت شارع علیہ السلام
بکہ خود ذات باری تعالیٰ نے عید الفطر
کے موقع پر تقدیر کے بدلے عید الفطر
آسانی سے تقدیر میں مستحق کیا جاسکتا
ہے) کی تقسیم کی بجائے قربانی کا نظام
قائم کر کے قربانیوں کی تاکید فرمائی
اور ان میں سے کسی سے تقدیر روپے
اور فو دیگرہ کی تقسیم کا طریق موجود
تھا۔ تو حال اس طریق کے اختیار
کرنے میں کوئی خاص مصحت بھی جائے
گ۔ ورنہ ایک زیادہ جبروت اور
زیادہ آس من طرف کو مقرر کر قربانی
کا طریق کیوں اختیار کیا جاتا ہے پس
اگر عید کیا جائے۔ تو دراصل یہ فرق
اور یہ امتیاز ہی اس بات کی حلقی
دلیل ہے کہ قربانی کا نظام مقرر کرنے
میں خدا اور اس کے مقصد رسوئی کے
ساتھ کوئی خاص غرض مقصود تھی۔ اور
پھر یہی نہیں کہا جاسکتا کہ خدا کے لئے
صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ کے حالات پر اطلاع نہیں
تھی۔ کیونکہ اہل انبیاء سے
اور یقیناً کسی زمانہ کوئی اس میں اس
سے پر مشیہ نہیں سمجھا جاسکتا۔
استدلال اور ہی زیادہ معتبر ماہر

ایک اہم سوال
کیا موجودہ زمانہ کے حالات کے
مقابلہ میں مناسب نہیں کہ عید الفطر
کا بدل روزہ یا حج کر کے ضائع کرنے کی
جگہ سے مستحق لوگوں میں تقدیر پر تقسیم
کر دیا جائے۔ تو کوئی قسم کی ضرورت ان مسائل
کے کام کتاب ہے یا یہ روپے کسی فرقہ
اور محل صرف میں لیا جائے؟

جواب
سوائے کے متعلق اصول طور پر تو
صرف اس قدر جاننا کافی ہے کہ تقدیر
روپے کی صورت میں غیر ہوں کی امداد
کرنا موجودہ زمانہ کی اہمیت نہیں ہے
بکہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں عید کا طریق موجود اور معلوم تھا
اور خود قرآن شریف میں بھی واجب اس
قسم امداد کی تاکید پائی جاتی ہے۔ تو
جس طرح یہ تقسیم ہوگی۔
یہ طریق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں ہی موجود تھا۔ اور اگر حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے بے شمار صورتوں
پر استعمال ہوا فرمایا تو ہر عقل مند ان
آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جب

قادیان میں یومِ خلافت کی مبارک تقریب پر جلسہ کا انعقاد

پرمغز اور ایمان افزو تقاریر

(جو بکرم بھائی ادا دین صاحب سبکی کی تبلیغ جماعت انجمن قادیان)

قادیان ۱۲۹ روسی، لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے ذریعہ یومِ خلافت کی تقریب پر مسجد اقصیٰ میں عقلمندان جلسہ منعقد کیا گیا جسے کاروائی ٹیکہ آفٹیکے زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل اہل سنتی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حکمران صاحب ادا دین صاحب نے خاندان قرآن مجید کی اس کے بعد ملک شہزادہ صاحب نام قرآن مجید سے شروع کیا اور علیہ السلام کا شعر کلام سنایا۔ بعد ازاں محترم صاحب نے ملک کے غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولعقت کا ذکر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور امر مسیحیوں کی مخالفت کا اجراء ہوا۔ جس کی بادی امر آج کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ تقریر جہاد رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ ترقی کرنے کا جذبہ انظار اور اجتماعی طور پر ہرگز اور ملک میں پایا جاتا ہے۔ مسابقت کی روح ہر طبقہ میں موجود ہے۔ یہ ترقی خواہ روحانی سوا جسمانی بغیر وحدت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جن قوموں یا ملکوں پر مدد پائی جاتی ہے۔ وہ ترقی کا شاہراہ پر گامزن ہیں۔ اور جو اس وحدت سے محروم ہیں۔ وہ ترقی کے میدان میں پیچھے رہتے۔ پہلے جہاد ہی ضروری ترقی کے میدان میں بھی اسی وحدت کا ضرورت ہوتی ہے۔ اسی غرض سے انبیاء کی بعثت ہوتی ہے۔ اگر وہ انبیاء کی راہی مخالفت ہوتی ہے تو گروہوں میں نہیں ہو سکتی۔ کاروں پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ انبیاء کی اطاعت گوارا ہی ترقی کرتے ہیں۔ انبیاء کو یاد ہو جاتا ہے۔ پندرہویں صدی کے مصلحت مندوں کی طرح خانی جہاد سے اس لئے ان کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہونا ہے تاکہ انبیاء کے پورے چوتھے بیٹے کی نشوونما اور آریاری کر کے ان کے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے آج کا جلسہ بھی اسی غرض کے تحت خلافت کی ضرورت۔ اہمیت اور برکات بیان کرنے کیلئے منعقد کیا گیا ہے۔ حضرت احمادیہ کے ذریعہ جماعت کی روحانی اور اخلاقی ترقی خواہ صاحبان کی اشتیاقی تقریر

کے بعد محکم مولوی محمد عتیق صاحب فاضل نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ جماعت کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استعمال کی خادمت کے بعد خلیفہ کے معنی بیان کیے ہوئے فرمایا کہ غفار انبیاء کے کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ انبیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ روحانی انقلاب کا سبب بنتا ہے۔ جس کی آبیاری اور نشوونما خلیفہ کے ذریعہ ہوتی ہے۔ فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریرات سے وہ اقتباسات سنائے جن میں حضرت علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی روحانی و اخلاقی ترقی کا ذکر خدیجیت بالغت کے طور پر فرمایا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسی نوجوہ جماعت نے خلافت کے ماتحت ہر میدان میں ترقی کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشق قرآن تھے آپ نے اپنے عقیدہ خلافت میں درس و تدریس اور خطبات و بیڑوں کے ذریعہ جماعت کو عاشق قرآن و داخل قرآن بنانے کے ہر طرح سے سعی فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اولیہ اللہ تعالیٰ علیہ آتہ و آلہ و سلم کی قیادت ترقی کا ایک وسیع دروازہ کھل گیا۔ اور جماعت نے تعداد کے لحاظ سے دن و رات چوکی ترقی کی۔ حضرت امیر المؤمنین نے دیگر ادا دین پر غلبہ اسلام کو جماعت کا مرکز بنی نقطہ تیارو کے کا ایک خاص تنظیم کے تحت تبلیغ پر زور دینے کی تحریک فرمائی جو بے سز و کو صحیح اسلامی تعلیم کا مال بنا دیا۔ آپ نے سینا میں کئی مہینے رسائی کے پیش نظر احمدیہ جماعت کو اس سے منع فرمایا۔ اس سے جہاں امت کے اخلاقی مصلحتوں کو مدنظر رکھا گیا اور ان کو اسلام کے لئے ممالی فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی حضرت سید عبداللطیف صاحب ادا دین صاحب نے افغانستان میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اسی طرح خلافت شہادت کے عہد میں بھی ہمت سے بانٹا شہداء نے شہادت کا درجہ حاصل کیا۔ ان دنوں وہ مجاہدوں جو غیر ملک میں تبلیغ میدان میں سرگرم ہیں۔ اور ان

سال کے لئے اپنے اہل و عیال سے جدا ہونے کو فرمایا کہ دنیا میں کچھ دو چور نہیں انبیاء کے نام سے سو سو کیا جاتا ہے سورج کی طرح ہوتے ہیں۔ جو کفر و کھلم کھلا کا ظلمت کو دور کرتے ہیں اور جس طرح غروب آفتاب کے بعد چاند طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی وفات کے بعد فقط وہ چاند کا کفر و ظلمت کی ظلمت کو دور کرتے ہیں۔ اسی لئے جب کہ قرآن مجید میں جو کلمہ انبیاء کے جان کلمے لگے ہیں۔ وہی کام خلیفہ کے بیان ہوئے ہیں۔ انبیاء کا ایک کام اللہ تعالیٰ سے خاندان آیات یعنی تبلیغ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلافت کائنات کے دوران میں احمدیت کی تبلیغ چاروں ملک عالم میں پھیل چکا ہے اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جو تبلیغ اسلام سے روٹنا نہیں ہوا۔ اور آج مخالفت انبیاء تک احمدی مبلغین کے کارناموں کی مدح سرکاری میں مطب اللسان میں۔ اس کی تائید مقرر نے شہید امداد رضوان ۱۹۰۸ء کی حوالہ دیا کہ سنیوں جہاں انگریزوں کی دھمکیوں کے مقابلہ میں احمدی مبلغین کے تبلیغی جہاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بتایا کہ تنظیم اور کامل اطاعت جماعتی ترقی کے لئے بنیادیں بنانے اور ان میں خلافت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ خلافت کے ماتحت ہر سامع اپنے آپ کو ایک منضبط قلبی موعود بنا سکتا ہے۔ جہاد کے لئے جو نیکان حالات کے وجود پر تمام پنجاب مسلمانوں نے عمل کر دیا۔ مگر یہ خلافت کی برکت ہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے داخلی مرکز سے آج بھی اخلاقی حکمت اللہ میں نمودار ہے۔

یومِ کائنات خلافت
دوسری تقریر محکم عمر صاحب مابا ہاری متعلم مولوی فاضل کلاس نے

برکات خلافت کے موعود ہر کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا میں کچھ دو چور نہیں انبیاء کے نام سے سو سو کیا جاتا ہے سورج کی طرح ہوتے ہیں۔ جو کفر و کھلم کھلا کا ظلمت کو دور کرتے ہیں اور جس طرح غروب آفتاب کے بعد چاند طلوع ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی وفات کے بعد فقط وہ چاند کا کفر و ظلمت کی ظلمت کو دور کرتے ہیں۔ اسی لئے جب کہ قرآن مجید میں جو کلمہ انبیاء کے جان کلمے لگے ہیں۔ وہی کام خلیفہ کے بیان ہوئے ہیں۔ انبیاء کا ایک کام اللہ تعالیٰ سے خاندان آیات یعنی تبلیغ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلافت کائنات کے دوران میں احمدیت کی تبلیغ چاروں ملک عالم میں پھیل چکا ہے اور دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جو تبلیغ اسلام سے روٹنا نہیں ہوا۔ اور آج مخالفت انبیاء تک احمدی مبلغین کے کارناموں کی مدح سرکاری میں مطب اللسان میں۔ اس کی تائید مقرر نے شہید امداد رضوان ۱۹۰۸ء کی حوالہ دیا کہ سنیوں جہاں انگریزوں کی دھمکیوں کے مقابلہ میں احمدی مبلغین کے تبلیغی جہاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بتایا کہ تنظیم اور کامل اطاعت جماعتی ترقی کے لئے بنیادیں بنانے اور ان میں خلافت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ خلافت کے ماتحت ہر سامع اپنے آپ کو ایک منضبط قلبی موعود بنا سکتا ہے۔ جہاد کے لئے جو نیکان حالات کے وجود پر تمام پنجاب مسلمانوں نے عمل کر دیا۔ مگر یہ خلافت کی برکت ہی ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے داخلی مرکز سے آج بھی اخلاقی حکمت اللہ میں نمودار ہے۔

بعد الاضحیہ کے موقع پر
قادیان میں قرآنی دینے کا انتظام

حبیب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کے لئے اس بات کا انتظام کیا گیا کہ ان کی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک سٹی میں عید کے موقع پر ان کی طرف سے قرآنی کا جانور ذبح کیا جائے۔ اس لئے ایسے احباب جہاں از ملہ امرتسار کے نام پر اپنی قرآنی کے معجز کی قیمت جو کا ۳۰ روپے کے قریب اندازہ کیا گیا ہے صحیح دین تاکہ ان کی طرف سے بروقت قرآنی کا انتظام کیا جاسکے۔

عید کے موقع پر قادیان میں دی گئی قرآنی جہاں آپ کی غلبی مسترت کا موعود ہے وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر مست دست حالات کی ناسازگار کی وجہ سے خود قرآنی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے اور بیرونجات کے احباب کی طرف سے جو جانور اس جگہ ذبح کیا جائے گا وہ دیشان کرام بھی اس کے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

پس احباب کو اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نکاح عبدالرحمن الہری مرقاتی قادیان

روحانی زندگی کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہرسل خلافت کے ذریعہ

اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے وابستہ رکھے

ہمارے خدا ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے جو آدم سے لیکر اب تک ہر زمانہ میں لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرتا رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات۔ فرموا ۲۵ جون ۱۹۴۲ء بمقام قادیان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ایک غیر معمولی تقریر ہے۔ جو حضور نے ۲۵ جون ۱۹۴۲ء کو بعد نماز عصر ایک تقریب کے موقع پر قادیان میں فرمائی اور صال ہی میں اخبار الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء میں شائع ہوئی جسے انادہ انجیل کے لئے نقل جانا ہے۔ (ادارہ)

تشریح و تفسیر کے ساتھ تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

انسانی زندگی

ہمیں اللہ تعالیٰ نے عجیب بنائی ہے اللہ تعالیٰ کے ذات کے سوا ساری ہی چیزیں اپنی جگہ پر ضروری بھی ہیں۔ اور غیر ضروری بھی۔ جو خالصتاً ضروری چیز ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ ہر چیز اپنے وقت میں اور اپنے ماحول میں ضروری نظر آتی ہے اور ہر معلوم ہوتا ہے۔ گو گویا وہ ایک مرکز ہے دنیا کا۔ جس کے گرد ساری دنیا جگہ لگا رہی ہے مگر باوجود اس کے پھر ایک وقت پر وہ چھڑ جاتی رہتی ہے۔ ایک اثر اور ایک نشان تو وہ ایک عرصہ کے لئے چھوڑ جاتی ہے لیکن دنیا پھر بھی باری ہی رہتی ہے۔ پھر نئے وجود دنیا میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نشان کے بغیر اب دنیا نہیں مل سکتی۔ پھر وہ مٹ جاتے ہیں اور دیکھ کر کے نئے وہ اپنا اثر اور نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر پھر خدا کی طرف سے اس وقت کے ماحول کے ساتھ لوگوں کو ایک شناخت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعد وہ خیال کرتے ہیں کہ اب یہ نئے وجود نہیں ہے اور وہی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام

جو دنیا میں پیدا کیا۔ اس وقت ابھی دنیا کا ابتداء تھا۔ ابھی لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کیسے کچھ مخلوق دنیا میں بھجوانے والا ہے۔ خدا کا نامہ کلام اور ان معنوں میں نامہ کلام کہ اس کی شکل میں ہم سے پہلے نازل نہیں ہوا تھا۔ آدم جب آقا قرار دیا۔ لوگوں کے لئے ابھی ایمانیت سے باہر اور کوئی

دلیل ایسی نہ تھی۔ جس کی بنا پر وہ سمجھتے کہ یہ کلام پھر بھی دنیا میں اترے گا۔ اور انسان اپنے تجربہ کا غلام ہوتا ہے جس وقت آدم کے ساتھ یہ خیال کرتے ہیں گئے کہ آدم بھی ایک ہی اس دنیا سے گذر جائے گا۔ وہ وقت ان کے لئے کیا تکلیف وہ ہوتا ہوگا۔ ان کے لئے

کوئی مثال موجود نہ تھی

کہ آدم کا مقام کوئی اور آدمی بھی ہو سکتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے سارے فضائل کو آدم ہی میں مرکوز دیکھتے تھے اور آدم سے بڑھ کر کسی اور وجود میں ان فضائل کا مشاہدہ کرنا ان کے نزدیک ختم خیال تھی۔ کیونکہ اور کوئی انسان انہیں ختم نہیں دیکھا تھا۔ جو آدم سے بڑھ کر ہوتا۔ ہر فرق آدم جس کی تعلیم کا نشان سرانجام تک کے اور کہیں نہیں ملتا۔ آدم جس کی تربیت کا نشان دنیا کی کسی تاریخ سے نہیں ملتا۔ وہ ان لوگوں کے لئے اپنے زمانہ کے لحاظ سے ایسا ہی ضروری تھا۔ جیسے حیات کے قیام کے لئے ہوا اور پانی ضروری ہوتا ہے۔ وہ آدم کو اپنی روحانی حیات کے قیام کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ اور روحانی حیات کو آدم کا توجہ قرار دیتے تھے۔ مگر ایک دن آیا۔ جب خدا کی قدرت نے آدم کو اٹھا لیا۔ آدم کے سر مٹا دیا۔

وہ کیسا تکلیف کا دن ہوگا

وہ کس طرح تاریکی اور خلا اپنے اندر محسوس کرتے ہوں گے۔ مگر وہ نسل گذری۔ اور اس نسل کی نسل گذری۔ اور اسی طرح کئی نسلیں گذرتی چلی گئیں اور آدم کی ہیبت ان کے دلوں سے کم ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس دوجو کو بھی سمجھ گئے۔ جن کو آدم کی قدر و قیمت تھی۔ یہی انہوں نے خدا تعالیٰ کو بھی سمجھا دیا۔ اس سے قطع تعلق کر لیا۔

اور ان کی ساری کوششیں دنیا میں ہی محدود ہو گئیں۔ تب خدا نے نوح کو دنیا میں بھیجا۔ یا کم سے کم ہمارے لئے جو شخص کے ذکر کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔ وہ نوح ہی ہے۔ درمیان میں یقین اور وجود بھی آئے ہوں گے۔ مگر وہ ہم جو دوس کا ترانہ نے ذکر کیا تو فرمائی ہے۔

جس نے نوح کے زمانہ میں جو لوگ اس پر ایمان لائے کس طرح انہیں محسوس ہوتا ہوگا۔ کہ وہ تاریکی سے نکل کر نور کی طرف آئے گئے ہیں۔ وہ تنہائی کی زندگی کو چھوڑ کر ایک نئی کی صحبت سے ملنے اندر رہے ہوئے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا نام نہ کلام

اور اس کی معرفت کی باتیں نہ کرنا کے اندر کبھی زندگی پیدا ہوتی ہوگی۔ کیا یقین پیدا ہوتا ہوگا۔ کتنی خوشی پہنچتی کہ کس طرح انہوں نے یہ غلط خیال کو لہا تھا کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور اس کا نور اب دنیا میں نہیں آئے گا۔ وہ سچے ہوں گے کہ ہم کس طرح دنیا میں مشغول تھے کہ خدا کا نام پھر ہماری طرف الٹا ہوتا۔ اور اس نے ہمیں تاریکی گڑبھوں سے نکال کر معرفت کی روشنی میں کھڑا کر دیا۔ لیکن اس زمانہ کے لوگ یہ بھی خیال کرتے ہوں گے کہ نوحؑ جیسی نعمت کے بعد اور کیا نعمت ہوگی کوشی رحمت ہوگی جو اس کے بعد بھی آئے گی۔ وہ خیال کرتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کی آخری نعمت ہم کو حاصل ہو گئی۔ اب ہماری زندگیاں خوشی کی زندگی ہیں۔ اب ہم طیلہ کی اور تنہائی کی ہوسکتی ہیں۔ نوحؑ کے بعد اب

خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم خدا کے ساتھ ہیں۔ لیکن پھر

ایک زمانہ آیا جب خدا کی مکت کا نرسے نوحؑ کو اکٹھا کیا اس وقت نوحؑ کے شہنشاہوں کی جو کیفیت ہوئی۔ اسے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ جنہیں ایک نئی کی جماعت میں شام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مگر وہ نرسے لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور چنگنا شروع ہوا۔ ان کے لئے سو گیا ہوگا۔ کس طرح نور الہی پانہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کو گھبرا گیا۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کا روشن چہرہ جو وقت آئی انہوں کے لئے رہا تھا۔ انہیں دھندلے میں چھپا ہوا دکھائی دینے لگا ہوگا۔ اور کس طرح وہ یہ خیال کرتے ہوئے ہوں گے۔ کہ دنیا اب طاقت کے گڑھے میں کوئی۔ لیکن ابھی نوحؑ کا پیرہ آ کر وہ ایمان لوگوں کے دلوں میں موجود تھا۔ اس ایمان کا بعد سے وہ خیال کرتے ہوں گے کہ جس طرح آدم کے لئے اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو کھڑا کر دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے لئے نوحؑ کو کھڑا کر دیا۔

میں وہ ایسا ہی تھا امید اپنے دل میں رکھتے ہوں گے۔ گو یہ میرا ہے ساتھ الہی علم رکھتی ہوگی۔ اب وہ اور ایسا اضطراب رکھتی ہوگی۔ جس کی مثال انبیاء کی جماعتوں کے باہر اور کہیں نہیں مل سکتی۔ پھر خدا تعالیٰ کے نفس نے یہ معامد کتنے غم کے بعد کتنے تقویوں کے بعد کتنی جموں کی چھوٹی روشنیوں کے بعد ابراہیمؑ کو پیدا کیا اور پھر یہی کیفیت نوحؑ کے زمانہ میں آئی۔ یہ گوری تھی۔ ابراہیمؑ کے زمانہ میں دکھائی دینے لگی۔ اور لوگوں کو وہ نرسے کو دیکھ کر فرما لے یہ تمہارا کیا کرنا ہے۔ اپنے انبیا پر لوگوں کی ہر بات کے لئے نیچے۔ ہر بات پر ابراہیمؑ کے بعد اسی ہی کو ایک ملک میں اور اس میں کوئی سر سے ملک میں کھڑا کیا گیا۔ پھر یہ غم آئے ہے یہ سب آئے اور یہ سب چلتا چلتا گیا اور وہ لوگ اور ہدایت سے سوز ہوئے

سے ملکر ایک ایسا وقت آیا جب دنیا تاریکی کے گڑھاہوں میں گر گئی مگر اسی میں مسند ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کے تازہ نشانہ سے قیوم ہو گئی۔ اور یہ دور ہولناکت جاری رہا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آیا اور انہوں نے مبدؤں کا خدائے بڑے ایک تازہ عبد باذہا۔ اس کے بعد بڑے دوپے انہیسا لوگوں کی ہدایت کے لئے آئے۔ رے۔ داؤد آئے۔ سلیمان آئے۔ الیاس آئے۔ یحییٰ آئے اور آخر میں ہارسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ جس طرح آدم کے زمانہ میں لوگوں کو یہ احساس تھا کہ خدا نے ایک نیا نور پیدا کیا ہے ایک نئی چیز دنیاسی ظاہر کی ہے اور خیال کرتے تھے کہ ایسی چیز پھر دنیا میں کب آسکتی ہے۔ وہ اپنے تجزیہ کے مطابق آدم کو ہی اول الانبیاء اور آدم کو ہی آخر انبیاء سمجھتے تھے مگر اس طرح کا احساس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونا شروع ہو گیا

بات یہ ہے

کہ سارے ہی ایمانے پیارے ہوتے ہیں کہ ہر کسی کی امت ہی تھی جیسے کہ یہی آخری نبی ہے۔ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئے تو ان کی قوم نے کہا کہ اب یوسف کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ کی ہر بار اور اس کی شفقت اور اس کی عنایت اور اس کی مداخلت کا ایسا دلکش مظہر ہوتے ہیں کہ ان کو دیکھنے کے بعد لوگ یہ خیال بھی نہیں کر سکتے کہ ایسے دو دنیا پھر بھی پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دجو و تراہب تھا۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ بھی موجود تھا کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ خواتم نے اس کے نزدیک کیا تو

اس کے یہ معنی تھے

جو آپ آخری شری رسول ہیں اور یہ کہ اب دنیا میں جو بھی رسول اور نسل آئے گا وہ آپ سے روحانی نبیض حاصل کر کے اور آپ کے عظام اور شاگرد بن کر آئے گا۔ مگر جو دیکھتے تھے اسے جسے جو کو بھی آئندہ کا تجربہ نہیں تھا ان میں سے بعض مشرک ہی سمجھتے ہیں کہ آپ دنیا کی آخری رشتی ہیں۔ اور وہ بھی خیال کر تھے ہوں کہ اس مضمنی کو خدا اب داپس نہیں کے گا کی

لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا خیال بھی ان کے لئے ایک حد تک ناقص کہ یہ داشت کرنا ان کی طاقت سے باہر تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فوت ہو گئے تو یہ بات معاذ پر کے لئے اس قدر صدمہ کا موجب ہوئی کہ وہ بے تعلیم چہرے آرتیس سال تک خوابوں میں ان کو دیکھا رہا اس کو یہی وہ معمول کے جسے رسول نے بڑے زور سے ان پر یہ واقعہ کیا تھا کہ مرنے کے بعد انسان اس دنیا میں داپس نہیں آتا جس رسول نے بڑے زور سے یہ واقعہ کیا تھا کہ انسان جو اس دنیا میں آباد ہے ان مرنے کے بعد وہ خود بھی اس کی امت کے ایک جلیل القدر فرزند ہے یہ کہنا شروع کر دیا کہ جو شخص کہے گا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اس کی تار سے گران اڑا دی جائے گی۔ ہاری جاہت کے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا زمانہ نہیں دیکھا تھا یہاں پر تعجب کرتے ہوں گے اور یہ واقعہ یاد کر کے ان کو خیال آتا ہوگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ یہ کہہ خیال کیوں نہیں پیدا ہو گیا کہ آپ فوت نہیں ہو سکتے مگر جب وہ اس نقطہ نگاہ سے دیکھیں گے تو اس بات کا سمجھنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں رہے گا کہ جنی دجودوں سے مشہور محبت جتنی ہے ان کی جدائی کا امکان ہی دل پر گرا کر گذرتا ہے۔ اور جیسے وہ وقت آ جاتا ہے۔ جن کا تصور بھی انسان کو ہے نہیں کر سکتا ہے تو فاعلی طور پر انسان پر ایک سکتہ کسی حالت ظاہری جو ماری ہے کیا ہی کہے جذبات کا تجربہ

خدا کا وہ شہر

ہوا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کجا جب آپ کی وفات ان پر ثابت ہو گئی تو انہوں نے کہا کہ کنت السواد لئلا تری شعی علی الناظر من شہر لیدیک فلیت۔ فلیت۔ فلیت۔ فلیت۔ یعنی اسے شہر سے اللہ علیہ وسلم پر یہ تیری آنکھ کی پتلی تھے۔ آج آپ فوت ہوئے تو میری آنکھ مافی رمی یاد رکھنا چاہئے کہ ان شہری عظمت اور اس کی توفیق کا اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شہر کجے والا آری ہنرمیں نا جینا ہو گیا تھا اور تار سے کا قطعہ چلے ہی جا گیا ہوتا ہے میں اس

کہ یہ کہنے کا کہ آپ

میری آنکھ کی پتلی

تھے آپ کی وفات سے میں اندھا ہو گیا مطلب یہ تھا کہ باوجود اس کے کہ میں اندھا تھا آپ کی موجودگی میں مجھے ایسا اندھا نہیں بڑا سلطنت میں ہوتا تھا۔ لیکن میں نے اپنی جسمانی آنکھیں گھوم دی تھیں عکس خوش تھا میں مشا دن تھا میں زجاں تھا۔ کیونکہ میں بانٹ تھا کہ میری روحانی آنکھیں سو جو وہیں مجھے ہنسی حاصل ہے جس کے ساتھ میں اپنے خدا کو دیکھ سکتا ہوں۔ اگر میری جسمانی آنکھیں نہیں ہیں اگر میں نے کلاس کو نہیں دیکھا سکتا تو کیا ہوتا۔ مجھے وہ بتلی تو ملی ہوئی ہے جس سے میں اپنے پیہہ کرنے والے خدا کو دیکھ سکتا ہوں۔ بھلا تو نے اور کلاس اور رنگ کو دیکھنے میں کیا مزہ ہے۔ مزہ تو یہ ہے کہ ان اپنے خدا کو دیکھ سکے۔ لیکن آج جب وہ بتلی مجھ سے سہل گئی ہے۔ جب وہ بیکٹ مجھ سے چھین لیا گیا ہے تو

شعی علی الناظر

اسے دو گت مجھے پہلے اندھا بنا کر تے تھے لیکن حقیقتاً میں اندھا نہ ہوا میرا من شہر اجدک فلیت میری جوی بھی ہے میرے پیہہ ہی میں میرے اور عزیز اور رشتہ دار بھی ہیں

مجھے کوئی پروا نہیں

کہ ان میں سے کون مر جاتا ہے جو مجھ مرنا ہے مر جاتے اس کی موت میرے لئے اس نقصان کا موجب نہیں ہو سکتی۔ جس نقصان کا موجب میرے لئے یہ موت ہوتی ہے۔

فعلیک کنت اھا ذر

یا رسول اللہ میں تو ہی دن سے ڈرتا تھا کہ میری یہ دنیا کی کہیں چھپی نہی جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قسم کی تاریکیوں سے لوگوں کو نکالا۔ جس قسم کی تباہیوں سے عربوں کو بچایا۔ جس قسم کی ذلت اور رسوائی سے نکال کر ان کو ترقی کے بلند مقام تک پہنچایا۔ اس کو دیکھتے ہوئے آپ کے احاطہ ناک کی جو قدر و قیمت سمجھنے کے دل میں ہو سکتی تھی۔ وہ بعد میں آنے والے لوگوں کے دلوں میں نہیں ہو سکتی۔ مگر میری دنیا بدار و ملتی تھی کی۔ یہاں تک کہ درمن کر میں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صرف زبانوں پر نہ تھی۔ دلوں میں سے منٹ

خدا تعالیٰ کا نور

کتابوں میں ترہ گیا مگر وہاں غرض سے

جانا رہا۔ دنیا نہ انکو بھولی گئی۔ اور اس کی لذتیں دنیا سے واسطہ نہ تھیں جس طرح کسی دجیت کو ایک زمین سے ایک طرف کو دوسری بگ لگا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کی زمین سے لوگوں کی جڑیں کوڑھ گئیں اور شیطان کی زمین میں جا سکتیں ان کا ماحول شیطانی ہو گیا اور ان کی تمام لذت اور ان کا تمام سرور و شہلانی کاموں سے وابستہ ہو گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ دنیا کی عقبت پر میلان نہ رہی کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس خدا تعالیٰ کے انعامات کو اس رنگ میں پانے والا کو کوئی قطعی اور یقینی طور پر خدا اور بندے کو کہہ سکتے سامنے کر دے کوئی نہیں آسکتا۔ جن لوگوں کی آنکھیں کھلی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آیت ایمان لائے اور انہوں نے یوں محسوس کیا جیسے ایک بگھو یا شہرانیہ اپنی اہلی کی گردن میں پھینک جاتا ہے

انہوں نے دیکھا

کہ وہ لوگ جو عہد ہوا سے خدا سے دور باپتے تھے اس شخص کے ذریعہ خدا کی گود میں جا بیٹھے ہیں ان کی خوشدہا، کوئی اندازہ نہیں تھا سکتا۔ وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالیٰ کے کسی نبی کا مبعوث ہونا نامکن ہے جہاں ان کے غمزدگی کوئی حد نہ تھی وہاں رسولوں کی خوشی اور ان کی مسرت کی کوئی بھی حد نہ تھی اور انہوں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا کہ اتنے دھروں کے بعد اب کوئی اور سیدمہ نہیں پیش نہیں آئے گا چنانچہ ہر شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا تھا انما اشار اللہ فی ایمان اھمی اپنے کمال کو نہیں پہنچا تھا۔ یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت نہیں ہوں گے مگر شخص یہ ضرور سمجھتا تھا کہ کم سے کم میری موت کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی وفات

ہوگا۔ مگر ایک دن آنا گھر شخص جو یہ سمجھ رہا تھا کہ میری موت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوں گے اس نے دیکھا کہ وہ زندہ تھا کھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آٹھا لیا۔ وہ وقت بھرا ان لوگوں کے لئے جو

یہ مومن تھے نہایت معصیت کا دقت تھا۔ اور یہ ہمہ ایسا شدید تھا کہ جس کی چوٹ کو برداشت کرنا بظاہر ناممکن خیال کرتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جو چیز آتی ہے اسے ہر حال لینا پڑتا ہے۔ اور انسان کوئی حالت کے تابع ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ

اے عزیزِ دلجہ کہ تو تم سے سنت اللہ ہے کہ خدا تعالیٰ وہ قدموں دکھلاتا ہے جو انسانوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھائے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قیمتی نعمت کو ترک کر دے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی تمہاری سنت ہو اور تمہارا سے دل پریشان نہ ہو اور اگر تمہاری سنت کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہمت نہ کرے تو وہ تمہاری ہی غیبت سے متعلق نہیں ہوگا اور وہ درجہ قدرت نہیں آسکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو تمہارا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو عیب تمہارے ساتھ رہے گی (الارواح)

اللہ بہتر جانتا ہے کہ جماعت کی یہ حالت کب تک رہے گی۔ کب تک

خدا کا نور ہمارے درمیانی موجود ہے گا۔ کب تک ہم اپنے آپ کو اس نور سے جا بستہ نہ کریں گے۔

مگر بہر حال یہ لباسِ بدعتا ہے کہ کھس طرح ایک کے بعد ایک چنز آتی۔ لوگ جب پہلی چیز کو بھول جاتے ہیں تو فرادوسری چیز کو بھیج دیتا ہے اور دنیا کی خوشی اور اس کی شادمانی کا سامان ہمیں کہ دیتا ہے۔ لیکن

ایک چیز ہے

جو شروع سے آخر تک ہمیں تمام سلسلہ نظر آتی ہے۔ آدم آیا اور آدم کے ساتھ خدا آیا۔ آدم جلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ نوح آیا اور نوح کے ساتھ خدا آیا۔ فرح جلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ ابراہیم آیا اور ابراہیم کے ساتھ خدا

خدا آیا۔ ابراہیم قوت ہو گیا۔ لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ اسی طرح اسماعیل۔ اسماعیل یعقوب۔ یوسف۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور آخضر علیہ السلام میں سے ہر ایک کے ساتھ خدا آیا ان میں سے

ہر ایک شخص قوت ہو گیا۔ لیکن ہمارا خدا زندہ رہا۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ ہر شخص جو اس سے تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ ہمیشہ اپنی جڑیں اس زمین میں پائے گا۔ جو خدا کی رحمت کے پانی سے سیراب ہوتی ہے اس کو پودے کی طرح اپنے آپ کو نہیں پائے گا۔ جس کی جڑیں اچھی نہیں ہیں سے اگلیہر ایک ناقص نہیں میں لگا دی جاتی ہیں۔ میں باد رکھو جو میں نے اسل انسان کو موت اور ننکی طرف لے جا پائے گا وہ انسان کے لئے خوشی کا بھی موجب ہوتا ہے۔ ماحوت کا بھی موجب ہوتا ہے۔ کنگہ اور صفائی تناسل جس کے ذریعہ ایک پاک انسان دوسرے پاک انسان کو پیدا کر کے کا موجب بنتا ہے دنیا سے رنج اور غم کو بالکل مشاوری ہے کیونکہ اس تعلق کے لئے موت نہیں اس تعلق کے لئے فنا نہیں اور اگر تہی نوع انسان جاہیں تو وہ اپنی زندگی کو دائمی زندگی بنا سکتے ہیں جس کا طریق یہ ہے کہ ہر نسل

قدرت تانیہ کے مظاہر

کے ذریعہ اس طرح خدا تعالیٰ سے وابستہ رہے جس طرح پہلے انسان سے وابستہ رہی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ جو حسانی تناسل کا انتفاع ایک موت ہے۔ لیکن جمافی تناسل کا انتفاع صرف ایک عارضی صدمہ۔

تم عیا میوں کو دیکھ لو

انہیں تم کچھ کہو۔ جا ہے ان کو خدا کا مکتبہ۔ جا ہے ان کو مصیبت پرست کہو۔ جا ہے ان کو مشرک کہو۔ اور جا ہے ان کو مخالف کہو۔ لیکن ایک مثال ان کے اندر ایسی پائی جاتی ہے جس کی رو بہ سے مسلمانوں کی آنکھ ان کے سامنے جھک جائے۔ یہ محمود سوتی ہے۔ وہ وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے

مسافت اترتے لے سورہ نور کی آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ تمہارے اندر خلافت قائم کی جائے گی۔ اور اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اندر خلافت قائم کر لی۔ لیکن مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کو اپنی نافرمانی سے اڑا دیا۔ اور اب میریوں نے خود خلافت قائم کی۔ ہوائیں سو سال کا لٹا خمر گزرنے کے باوجود آج تک ان کے اندر قائم ہے۔ عیسائیوں کے یوب کو دیکھ لو۔ اس کو وہ نلیفہ کے باہر ہی سمجھتے ہیں اور باوجودیکہ مذہب نے ان کو کوئی بدعت نہیں دی تھی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی کوشش سے سنت کو دیکھتے ہوئے اس میں اپنی ہتھی سجھی۔ ادا کہا آؤ ہم اس خدا کی سنت سے فائدہ لیں گے۔ وہ اعلیٰ نے اندر خلافت قائم کر لی۔ وہ نوح و اپنی نسل سے باہل جاہ ہو گیا۔ وہ قوم اچھے اعمال کو رکھو۔ عیسیٰ۔ اس قوم نے اپنے آپ کو کبھی طرہ دینوری رنگ میں رنگتے کر لیا۔ اس قوم نے خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ لیکن انہوں نے آج تک اس چیز کو اس مضبوطی کے ساتھ پکھلا ہوا ہے کہ آج بھی ان کا یوب و عیب کے بڑے بڑے تاجدار اور شاہ نشاہ کی بلبریں کرتا ہے اور بعض قومیں ان تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم وراثت ہمیں یوب سے ہی پہنچی ہے۔ یہ وہ چیز تھی۔ جو ان کی کامیابی کا موجب ہوئی۔ اگر مسلمان بھی اس کو قائم رکھتے تو آج ان کو یہ دن کھیننا نصیب نہ ہوتا۔ انہوں نے خلافت کو اڑا لیا اور ہر اپنے دلوں کو تسکین دینے کے لئے ہر بادشاہ کو خلیفہ کہا شروع کر دیا۔ مگر کجا لکڑی کی بنی ہوئی جھینس اڑ گیا اصل جھینس۔ لکڑی کی بنی ہوئی جھینس کو دیکھ کر کوئی شخص خوش نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ اپنی اصل جھینس کو دیکھ کر ضرور خوش ہوتا ہے چلے وہ کتنی ہی لاغر آمدہ علی ہستی کیوں نہ ہو اور وہ چاہے وہ دودھ سے یا زرد سے میلانوں سے ہو جو کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت

کی نافذی کی اور اسے اڑا دیا اور ہر اس کی برکات کو سمجھنے کی کوشش نہ کرتے ہوئے دنیوی بادشاہوں کو خلیفہ کہا شروع کر دیا۔ اس نے وہ خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے اب یہ ہماری جماعت کا کام ہے کہ وہ اس غفلت اور کوتاہی کا ازالہ کرے اور خلافت احمدیہ کو اپنی مضبوطی سے قائم کرے کہ قیامت تک کوئی دشمن اس میں رخنہ اندازی کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور جماعت اپنی روحانیت اور اتحاد اور تنظیم کی برکت سے ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آئے۔

یہ دنیا چلتی چلی جاتی ہے

اور اسے رنگ میں ہماری کے کہہ نہانہ کے رنگ اپنے آپ کو پھینکا ہے ترقی یافتہ تھے ہیں۔ نرسے دانے مر جاتے ہیں تو رنگ کھتے ہیں۔ اس کا ہوا کچھ بھی ایک صدی ہی نہیں گزرتی کہ لوگ کس شروع کر دیتے ہیں۔ اب ہم زیادہ عقلمند ہی پہلے لوگ جاہل اور معلوم سمجھ سے بے بہرہ تھے۔ گویا وہی جن کے تعلق ایک زمانہ میں کرنا جاتا ہے کہ ان کے ہنر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ انہیں کو آمدہ آنے والے الحق اور جاہل قرار دیتے ہیں۔ لیکن روحانی تعلق ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دوسرے کو قابل کہا جائے کہ بہ تعلق اس قسم کی مایوس پیکر کرتا ہے جس قسم کا دوسری جہاں تعلق کا لفظ عام پیدا کرتا ہے۔

اس میں کوئی مشہ نہیں

کو جو عقلی فدا سے تعلق پیدا کرتا ہے اسے بھی علم ہو سکتا ہے۔ لیکن باہر اس کے دل میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ علم ایک ایسی چیز ہے جو خدا نے روحانی ترقی کے لئے اس دنیا میں فرمایا اور دیا ہے۔ وہ دنیا میں ہی جو خدا نے ضروری مستہرا دی ہے ایک انسانے مسافت اور ایک انسانے شعروں کے ساتھ۔ اگر علم نہ ہو تو وہ شعروں کے ساتھ دنیا نہیں سمجھی جائے گی۔ اور اگر باہر ہو تو ہنر کے شعروں سے دنیا ہی ہوگی۔ اسی لئے لوگ کو پہلے اندر علیہ وسلم نے ایک فرقہ پر فرمایا کہ آج تمہارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ وہی تمہارے حکم کچھ ہے۔ جس کا بدن خدا نے تمہارا

لطف مجالس

از مکرم مولوی سید اللہ صاحب انجمن اہل حدیث مشن بمبئی

فردی سلسلہ کے اچھے چند
سیر پروردہ مسلم تاجروں کا ایک
دند مجھ سے ملا۔ اور اس عاقبت کی
پر غرض و غایت بتائی کہ وہ مسلمان
کی اصلاح و تربیت کے لئے ایک مجلس
بنانا چاہتے ہیں۔ اس پر رہنمائی کی ضرورت
ہے۔

مجھ سے بہت دیر تک تسلی بخش
گفتگو ہوئی رہی۔ میں نے ہر طرح تعاون
کا وعدہ کیا۔ اور اپنا کتنا بڑا بھروسہ
پیش کن شہرینہ دیا۔

انجمن اہل حدیث
انجمن اہل حدیث کے ایک مختلط جلسہ
تأمین ہوئی۔ اس کا نام رکھا گیا "انجمن اہل
اسلام" اس کے اراکان و مقررین
یہ درج کیا گیا کہ مسلمانوں کی دینی سہولت
اور تعلیمی تربیت کی جائے۔ بعض اہل
حدیث کے ذریعہ بھی اہل ایمان کو اس انجمن
اور اس انجمن اور اس کے اراکان و
مقاعد سے روشناس کرایا گیا۔

چند ہی دنوں کے اس انجمن کے
ذرائع اہتمام مفید داری تقاریف کا سلسلہ
کھینچا گیا۔ مجھے بھی اس میں شرکت کا
مخصوصی دعوت موصول ہوئی۔ میں شریک
ہوا۔

اس انجمن کے ذریعہ ہمارے
تقریر ہوئی اس کا عنوان تھا "ذکرہ"
اور مقرر تھے جناب قادری صاحب۔

جو اتفاق کہ اس اعلان کی مدد
کے لئے میرے نام کی ترکیب کی گئی۔
یہ انجمن روشن خیالی لوگوں کا ہے۔
حاضرین میں بھی زیادہ تر روشن خیالی
ہی تھے۔ اس لئے نا منظر مقرر نے
میں تقریر میں روشن خیالی کا ثبوت
دیا۔ مگر اس روشن خیالی پر مجھے جا بجا
تاریخی کے گوشے نظر آئے۔ لطف یہ کہ
صدر مجلس ہی تھا۔ اگر تارک ایک
گوشے نہ ہوتے تب بھی مجھے کچھ دلنہا
تھا۔ آج صدر کے بھی تو کچھ مہر افروز
ہوتے ہیں۔ میں نے اپنی تقریر صدارت
میں پروردہ ظلمت اٹھانے کی کوشش
کی۔ اور واقعہ حیرت انگیز تقریر کو
سننا چاہا۔ اگر یہ اس مسئلہ کا ایک
پیلوٹ لائن تھی ہے اور میں نے کوئی
مصلحت نہیں کیا تھا۔ مگر تب میں نے
ذرا دیکھ کر تقریر کا مایوس
کھانچے تھے۔ تب جب اس انجمن کا
امدادی مقررین کو بھی ایک کراس

رتہ بھی مجھے ہی صدر مجلس بنایا گیا۔ میں
جب کرسی صدارت پر آیا تو دیکھا کہ اس
تقریر کا عنوان ہے "اسلام اور
سائنس" اور مقرر وہی ہیں جن پر میں
پہلے مینشن کر چکا تھا۔ اس لئے اب
کہ صدارت کی تقریر کا ارادہ نہیں تھا۔ مگر
نا منظر مقرر وہی رہے۔ روشن
خیالی سے آزاد خیالی کی طرف پرواز
کر گئے۔

تقریر میں ختم ہوئی تو ہر طرف سے
سوالوں کی بارش شروع ہو گئی۔ حوالہ
عورتوں نے بھی پرودے سے سو اہم
رہنے بھجوائے۔ اور سوال کیا اے
دنگ بزرگ کے لئے کون سا منظر
آ نکھیں ہیں چکا بھونڈ ہو گئیں۔

یہ صورت حال دیکھ کر میں نے سلسلہ
سوالات بند کرنے کا اعلان کیا۔ اور
اسلام و سائنس پر میرا ہر مطالبہ
وہ سامعین کے سامنے پیش کیا۔

اس دن جتنے سوالیہ پرچے آئے
تھے راتھی بڑے مولانا تھے۔ اور
ان سے سوجہ مسلم معاشرے کی ذہنیت
پر روشنی پڑتی ہے۔ اسلامی احکام کے
تعمیر میں کتنی نکتہ بینی سے کام لیا جاتا
ہے۔ ہمارے سوالات تو درج نہیں
کر سکتا۔ البتہ ایک تعلیم یافتہ خاتون
کا سوال درج کرتا ہوں۔

۱۔ انسان فطرتی طور پر صلح پسند ہے
یا جنگ جو؟

۲۔ فرشتہ کے نزل بسفک الدلائل
اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے زمانہ کل
مولود دیو لدا علی خضرۃ الاسلام
میں کیا معنویت ہے؟
اس کے جواب میں نے کہا کہ ان
طبعاً صلح پسند ہے۔ مگر ہر حال اس کو
جنگ جو بنا دیتا ہے۔ اور یہی فرشتے
اور فرما نبوی کے قول کے درمیان
مطابقت ہے۔ پھر خدایا بیغزہ کے
اقوال اور ان کو جوہر پیش کیا۔ میرے
جواب سے اس خاتون کی تسلی ہو گئی۔
غرض میں نے بھی اس وقت تک
صدارتی تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ
اسی جگہ حاضرین نے مطالبہ کیا کہ
انگلی تقریر میری رکھی جائے۔ چنانچہ ایسا
ہوا۔ اور اگلے منہ پوری ساجی ذمہ
داروں کے عنوان پر میری تقریر کا اعلان
ہوا اس کے لئے انجمن کی طرف سے ایک
استقبال بھی مشاعری کیا گیا اور اظہار

کے ذریعہ بھی اعلان کیا گیا۔

ہماری سماجی ذمہ داریاں

گھیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم پروفیسر
نامی صاحب نے کی۔

میں نے اپنی تقریر میں بیدارش
کے وقت سے موت تک انسانی
زندگی پر جو سوچا کرتے ہیں۔ ان کے
متعلق اسلامی نقطہ نظر پیش کیا۔
مشلاً یہ کہ بچہ کی بیدارش تک ان قدر
میں سب سے بڑی قدرت کا جلوہ ہے
سات برس کی عمر میں تاکید خدا کر رہ
انہام علم خدایہ جن سے طبیعت
تعلیمات اور اہلیات کے مندرجہ
ہوتے ہیں۔ عائلی۔ تمدنی اور شہری
زندگی۔ ان تمام مسائل پر سیر حاصل
بجھتی کی۔ میں نے تقریر کے بعد سوال
کا وقفہ دیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہیں
کیا۔ البتہ ہر طرف سے اظہار پسند ہو
ہوا۔

محترم صدر نے بھی مختصر لفظوں
میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور میری
تقریر پر اظہار پسندی کی فرمایا۔

ہماری پہلی کوشش احمدیہ بھی
کی طرف سے نہایت تڑک و احتشام
کے ساتھ پریم مسیح موعود بنایا گیا۔
اس کی مدد اور تدارک اور ہمیں کے اختیار
اور دائرہ میں آچکے۔

سوسائٹی آف سروسز آف گارڈ

اسی اثناء میں
سوسائٹی آف سروسز آف گارڈ کے
انبارہل پر مشتمل ہوئی۔ اس دن
سوسائٹی کی طرف سے ایک سنگ
جساری کیا گیا۔

اس سوسائٹی کے سربراہ ڈاکٹر
دین شاہ مہنتہ ہیں۔ اس سوسائٹی
کا مقصد یہ ہے "سرمایہ کی مناسب
تقسیم کرنا۔ جو طرح آ جا رہے
زمین کی مادی تقسیم کر رہے ہیں۔
اسی طرح یہ سوسائٹی سرمایہ کی مناسب
تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ اس کی بہت سی
مشائیں ہیں۔ اور بہت سے بھاریک۔
اس سوسائٹی کا وہ سربراہ عقیدہ
چھ بڑے بیغروں کی تعلیم کی اشاعت
ہے۔ یعنی کرشن۔ رام۔ پوج۔ سرتے۔
پہلے اور محمد صلوٰۃ اللہ علیہم۔

ڈاکٹر دین شاہ مہنتہ نے مجھ سے
پرچہ کیا تو ان میں بھی رام پوج بن
"فی سبیل اللہ کھانا کھانے کا ذکر
نہ ہے۔ میں نے اپنی وقت خزانہ پاک
جو میرے پاس تھا چند آیات دکھائی
ان میں ڈاکٹر صاحب کو سب سے زیادہ
پر آہستہ آہستہ آئی۔ دیکھو ان لفظوں

علی حبیب مسدکینا قرینینا قاسمونا
اور یہ آیت انہوں نے نوٹ کی۔

حبیب نیت

ادبیاتی عرف سندی
ہیں یہ سوال کیا کہ آپ کا ماہر
تقریر آتے ہیں۔ لیکن عیسائیت پر اتنی تنقید
کیوں کرتا ہے۔ جس وقت انہوں نے یہ
سوال کیا ایک مشہور عیسائی قادیان
میں بیٹھے تھے۔ اور بہت سے
کے ایک ہی یہ سوال میرے لئے
ایک ایسی نگہ حقیقت رکھتا تھا۔ مگر
خلائے مدو کی اور میں حسد مولیٰ ہے
عہدہ برآمد ہو گیا۔ میں نے ڈاکٹر
کے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ لوگوں
نے ایسی سوسائٹی قائم کی ہے۔ سب سے
پہلے ایسی سوسائٹی اسلام سے ہی قائم کی
ہے۔ اور اس راہ میں اسلام کو جو
نظر آتی ہے اس پر بڑی بے باکی سے
تنقید کرتا ہے۔ آج آپ جن آسانی
سے ایسی سوسائٹی قائم کرنے میں کامیاب
ہو چکے ہیں یہ مدد تو ہے اسلام کا۔ کام
نے ہی انسانی شعور کو اتنا سدا رہا
ہے کہ آج وہ تمام انہار کے احترام
پر تیار ہو رہا ہے۔ اسلام کو ایسے
شخص اور تمدنی احترام بیدار کرنے کے
لئے بہت سی دشواریاں گزارا ہوں
گذرنا پڑا ہے۔ جس کی قادیان میں
دے سکے ہیں۔ مگر بیوع بیوع حقیقت
کو پائیہ بنا کر پیش کرنا عقیدہ تثلیث
و کفارہ سے معاشرے کو پاک کرنا۔
یہ اسلامی جہاد ہے۔ جو سرگم تھا۔

گفتگو بہت دور ستارہ خضار میں ہوئی
میں ڈاکٹر دین شاہ مہنتہ سے بھی
نیا۔ اور انہوں نے جا بجا اسلامی تنقید
کی توجیہ کی۔ اور کہا کہ یہ سلسلہ بد
دیا جائے۔ تو حقیقت کا مشاہدہ دشوار
جو مانے گا۔

اسلامی آداب معاشرت

ہوا۔ دست خوان بچایا گیا۔ کھانے
گئے۔ اس وقت میرے دل میں آیا کہ ان
لوگوں کو اسلامی آداب معاشرت سے
آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر دیوانی
اور ایک اور محدود خاتون نے جب
کھانے کی پلیٹیں دس تو میں نے ذرا
آواز سے برا کما اللہ خیر کہا۔ وہ خاتون
خوش مزاج اور بے تکلف ہیں۔ تو
مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے یہ کیا کیا۔
مجھے سوچا تھا آیا۔ اور میں اس
کے کھانے بیٹھے کے آداب بتائے گا
میں نے کہا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کھانے
کے بیٹھے ہاتھ دھو۔ اور جب کھانے
میں تو پیسے لے کر لے کر لے کر لے کر
چراغ کی روشنی سے کھانے کے بعد

نہرا کہہ اور رکھانے کے بعد الحمد للہ
 ارادے کے بعد السلام علیکم کہہ اور چل دو۔
 اس پر بہت ہنسی ہوئی۔ یہ روزوں خود کھا
 کھانے بخواتین کھتیں اور جبر سے
 مجھے بھی ذرا قی ماتی تھی۔ یہ چلے آقا
 بار دہرائے گئے کہ اکثر استخفاف کو یاد
 ہونے لگے۔ خود ڈاکٹر دین شاہ جتہ ہر
 جلد میں اللہ کے نام سے بہت متاثر ہوئے
 دوسرے دن اسی سوسائٹی کی ایک
 تقریر کا افتتاح ہونے والا تھا۔ ڈاکٹر
 دیوانی نے مجھے اگلے دن کے لئے
 بھی دعوت نامہ پیش کیا۔ اور دروازہ
 تک اصرار کرتی ہوئی آئیں۔ آخر مجھے شرکت
 کا وعدہ کرنا پڑا۔

میں جب حسب وعدہ اگلے دن ہارن
 ہاؤس باز آرگنٹ اسٹریٹ پہنچا۔ تو
 دیکھا کہ سینکڑوں حضرات مدعو ہیں۔
 کارپوریشن کا آفس نہایت کشادہ سے
 ساقی ایک وسیع دائرہ میں بھی ہے۔
 جس میں ٹھکانا اور کتب کے جماعت احمدیہ
 کا شاخ گروہ انگریزی سٹر ان جمہور
 بھی ہے۔

کھانے کا وقت آیا تو میری دونوں
 خانگی تقریر لائی گئی ڈاکٹر دیوانی
 اور انکی سبیل۔ یہاں کھانا پوز سسٹم
 پر تھا۔ یہ وہ دن بھی کھانے میں شریک
 کھیں۔ اور سات واسکے جیسے لیم انڈر
 انڈر لڈا اور جاک انڈرٹرا۔ بار بار ہینڈل
 رہی تھیں۔ یہ بے تکلفی بڑھتی تھی۔ اور
 مدخرے حضرات بھی ازراہ گفتگو یہ
 چلے دہرائے گئے۔ اکثر ذہنی تکلفی
 سے منہ رہتے تھے اب کوئی نہ تھا
 علم کے چہرے پر مسکراہٹ نہ کھیل
 رہی ہو سکتی یہ مجلس بہت دلچسپی
 اپنی کھاتی تھی۔

مجلس میں شرکت کا موقع ملا۔ اس کا
 نام ہے اسپرٹوئی سٹریٹ اس کے اکثر
 کارکن اور عہدہ دار پارسی ہیں۔ اس
 سٹریٹ کی طرف سے ایک مرتبہ مجھے ایک
 وفد کا۔ اور کہا کہ اب کے ہم نوک اپنا
 جلسہ سالانہ آپ کی صدارت میں کرنا
 چاہتے ہیں۔ میں نے بوجھا کہ آپ کو برا
 پینہ لگے چلا۔ اور تمہارے اتنا اعتماد دیکھ
 سزاوار تھا۔ دیا کہ آپ کا ایک لیگ
 ایک انگریزی پرچم LIVING SKEN
 جو منہ تھے ہوتا ہے۔ آپ کی تقریر نہایت
 حلق میں بہت پسند کی گئی ہے۔ سہی
 سنے دو خواہست ہے کہ اس قسم کا ٹھکانہ
 تقریباً دووں کے سٹریٹ میں بھی کریں۔ یہ
 نہایت بہتر خواہست تھی۔ یہی سے
 کچھ تھی۔ تو وہ اظہارِ رضا مندی کو دیکھ
 تادم مغرورہ یہ وہ لوگ انجیل کار
 سے کرتے۔ میں جب اسپرٹوئی سٹریٹ

رُبَاعِيَان

ازکرم مولیٰ سید اللہ صاحب قیصر لاریج امیر مسلمین ہجری

زندگی میں خود نمائی سے ہے گھیرانا گناہ
 فرہمت نشوونما میں گل کار مہمانا گناہ
 فایز تقدیر اور راہ عمل میں سست کام
 اس طرح ہے اپنی ناکامی پہ پھپھکتا گناہ

(۲)

عشق نے مجھ کو حیات جاودانی کا عطا
 نیکر ہستی الہی دل کی زندگانی کی عطا
 ہوئی خود ہی نہ بورد زلیست کی جس شریخ
 مجھ کو لطف عشق نے وہ مشادمانی کی عطا

دہندہ سوسائٹی کی طرف سے جس تبلیغی
 پارٹی کا سہرا دست کیا گیا۔ اس میں کچھ
 بھی شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔
 اور ساتھ ہی اسے لڑنے کے موصول ہوئے
 کہ میرا لکھنؤ سفارت خانہ کا آفس
 نظر آئے گا۔

جماعت احمدیہ کا
 مطالعہ نظر افلاقی ڈیوانی
 ادارہ کا تیسرا ہے اس

میں میں ہمیشہ ہی نصب العین
 پیش نظر رہتا ہوں۔ وہ دن بھی ایک
 اس شہر ہے جہاں پر پورے دنوں
 کے بعد ذہنی اداروں کو سیاسی دورہ
 پڑا کرتا ہے۔ سنگری کی نجات سے
 لے کر نالاد کی مقصد تک بڑے
 بڑے نمونے لگتے رہتے ہیں۔ ایک بدل
 چھٹانے تو دوسرا گھر آتا ہے آج کل
 امریکی کے ماموس جہاز لاروئی کافٹن
 میں سٹریٹ ڈیفینس کے کہرا پر ہر طرف
 بیخ آزمائی ہو رہی ہے۔ گھوٹانے ہیں
 ان گفتگوں سے دور رکھا ہے

درواست ہائے دنیا

۱۔ حکم ڈاکٹر محمد شاہ صاحب قریشی میں
 دی ایو آف سٹ جیہا پیر کا جو پھر نامہ کوشت
 منہ سے بیار جلا آتا ہے ایک طرف کا بڑا
 ٹھکانہ کو از خود حرکت نہیں سے سکند فاکٹس
 کی بی بی زینہ اہل دینے بیک کا لفظی ثانی
 کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
 ۲۔ محرم ماہ عبد القدوس صاحب میں
 کا طبیعت ماہی سٹیشن سے زیادہ غلط ہوئی
 ہے صاحب ان کا لکھت کے لئے ان کے
 کار ہار کے لئے اہل اہل دیال کئے تھا
 زما میں۔ فاسک قریشی ایس ایم
 قادیان

سے میری یہ تقریر باطل ہی ایچوت تھی۔
 ٹیڈ لکشر صاحب نے تراخی بار مشکو
 ادا کیا کہ زیادہ باطل نہ گھمے گئے ہیں
 اس کے چند ہی دنوں بعد مجھے
 جہاں صومالیہ میں ٹریڈ سے ایک
 دعوت نامہ آیا۔ وہاں بھی میری تقریر
 تھی۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ہزاروں
 کی تعداد میں وہ ہر تہج لگتے ہیں جو ابھی
 ابھی اور دعوت ہوئے ہیں۔ ان کے
 درمیان تقریر کرنا کتنا دشوار ثابت
 ہوا۔ کچھ کہہ نہیں سکتا۔

پیر اس کے لیے مجھے رسالہ جاہلی
 سوسائٹی سے دعوت نامے موصول
 ہوتے ہیں۔ مگر اتفاق دیکھے کہ میں ہمیشہ
 ان دنوں بھیجے سے باہر رہتا ہوں۔

ان تعلقات کا ایک عجیب و غریب
 اثر دیکھے کہ جب سادھو سماج پریم کوئی
 کے صدر کا انتقال ہوا تو ایک بہت
 بڑے ہی ٹانگ مجھے ان کے کریپر کم
 میں شریک ہونے کی دعوت دینے
 آئے۔ میں ہر ایسے موقع پر حضرت مسیح
 موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتا
 ہوں تبھی کی تعلیمات نے میرے خیالات
 میں اتنی چمک پیدا کر دی کہ ہر کتب خیال
 کے ارتقا سے جہاں شاہ ہو جاتا ہے
 ان تعلقات کا دور سرفا نادرہ ہوا کہ
 میں نے قرآن مجید انگریزی کے نسخے
 اچھے اچھے کڑوں میں بیچا دیئے اور
 اس وقت تو اسے آزار ہی کریں
 ان کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ اس کے
 علاوہ اب مجھے ہر زمین مختلف
 سوسائٹیوں میں شرکت کے متعدد
 دعوت نامے موصول ہو جاتے ہیں۔
 میں سب فرہمت کسی میں شریک ہوتا
 ہوں۔ اور کسی سے حضرت کو دیتا ہوں
 صد رنا لہر کی آمد کے موقع پر

میں جب تقریر سے فارغ ہو کر بیٹھا
 تو اب ایک صبر آزار سلسلہ شروع ہوا۔
 یعنی مردوں سے میری دست دہی کا
 سلسلہ شروع کیا۔ غیر میں نے اس پر
 کچھ اعتراض نہ کیا۔ کیسے مردوں کے لیے
 خورقوں کی بنیاد اور انہوں نے دست
 بوسی کے بجائے قدم بوسی شروع کر دی
 ہیں نے تو ران کی اس حرکت پر حجاج
 کیا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ میں حسب قدم
 بوس کا موقع نہیں دیتا۔ تو چار پانچ ٹانگ
 دہری سے ہی میرے سینے ڈنڈوات
 کرنا شروع کر دیلہ میں ہر چند منع کرتا
 رہا۔ مگر میری کوئی نصیحت ان پر کارگر
 ثابت نہیں ہوئی۔

جاہلی سوسائٹی

یہ سوسائٹی
 ہجری میں ہی پیش آئے۔
 پہلی مرتبہ ٹیڈ لکشر آف سیلون
 کے ذریعہ صدارت بردہوں کا ایک جلسہ
 ہوا تھا۔ اتفاق سے میں ٹھکانا ہوا پیچ
 گیا۔ دیکھا کہ لوگ جہاں گوم پو دھ کے
 فلسفے پر دعوانہ دھار لکڑی میں گورب
 ہیں۔ یہ دیکھ کر میری طبیعت بھی جوش
 میں آئی۔ اور میں نے وقت مانگا۔ وہی
 مشکو سے صدر جلسہ نے مجھے باغ منٹ
 لاوتت دیا۔ میں نے کہا "اے ہم غنیمت
 امتدہ۔ کیسے جب میں بیٹھ پر آیا۔ اور
 تقریر شروع کی۔ تجا رمنٹ کے جوہر
 ہی مدد سے کھڑے ہوئے اور میرے
 کان میں کہا کہ آپ کے لئے وقت کی کوئی
 یا بیلای نہیں ہے۔ جتنی بڑ چاہیں تقریر
 کریں۔ میں نے اس تقریر میں مہاکو گوت
 یہ دیکھے متعلق مسلمان سبوں سے متعلق
 اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
 تاثرات بیان کئے۔ ان لوگوں کے

چٹیا کی ایک شام

ادوار

مسئلہ وفاتِ مسیح میں احمدیت کی فسطحِ تمام

از محکم مولوی عبداللہ صاحب مولوی ناضل بیگلہ سلسلہ مابینہ حقیر پیمبر راجھی

باری فعلیہ کا گلیوریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احمدی نوجوانوں اور مسرت رات پر مشتمل ایک مجلس جماعت قائم ہے۔ جس کے صدر محکم شیخ منظور احمد ہیں جو جمعیہ بچپنیت بھی ہیں۔ اور جماعت کے مخلص نوجوان ہیں۔ اگرچہ یہ ایک نئی جماعت ہے لیکن اس کے افعال کی عظمت ہے کہ اسالی اس نے ایک قابل دیدہ سچ بھی بلاری میں تعمیر کرنے کی توفیق پائی ہے جو کا ایک حصہ ابھی زیر تعمیر ہے۔ غزوار ہم اللہ الرحمن الجواد۔

جامع مسجد بلاری کے خلیفہ صاحب کا نام بھی منظور احمد صاحب ہے۔ ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ اس مرتبہ جب فاکس مارہ اسرائیل میں بلاری بچپنیت انہوں نے اظہار کیا کہ مجھے بڑی زیادہ دینی معلومات نہیں ہیں۔ چٹیا میں عالم ناضل لوگ موجود ہیں جو دور دور سے علوم دینی حاصل کر کے آتے ہیں۔ وہاں پانچ کرنا تبادلہ خیالات کیا جائے تاکہ حقیقت و صداقت تکمیل لوت سے تیز نقل میں آجائے۔

چٹیا کی ان کی جمیعت میں فاکس اور اس طرح عثمان صاحب بی۔ اسے احمدی میں نچے دن چٹیا کی "دستی ہوئی" مسجد میں ہوئے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب خلیفہ بھی گفتوری دور میں مسجد میں پہنچ گئے۔ نہ تو مولانا نے فاکس کے سلام کا جواب دیا اور نہ ہی معافی فرما کر ان کا جواب دیا۔ تاہم بیٹھے ہی ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس کی رپورٹ تیار ہیں۔ کی ضیافت طبع کے لئے اظہارِ ادراج ذیل ہے۔

غیر احمدی۔ آپ کا مکان کہاں ہے اور آپ کس نزع میں سے ہیں آئے ہیں؟ احمدی۔ خاکسار قادیان دارالانان کا باشندہ ہے اور علماء چٹیا سے تعارف اور ائمہ استنبیہ کی خوش سے حاضر خدمت ہوتا ہے۔

غیر احمدی۔ آپ کے پاس بھی مستند دہشتیں ہیں؟ احمدی۔ اور آپ کے پاس بھی مستند دہشتیں موجود ہیں۔

غیر احمدی۔ آپ کا زین ثانی مرزا صاحب کو مجھ پتا ہے۔

احمدی۔ حضرت مرزا صاحب عالیہ السلام کو مجھ پر کوئی ذوق نہیں مانتا البتہ بعض لوگ آپ کو مجدد اور بزرگ مانتے بچپنیت نہیں مانتے۔

غیر احمدی۔ مجدد کا مقام اور مرتبہ کم ہوتا ہے اور مجھ پتا کلا علی۔

احمدی۔ آپ اپنے دعوے پر کوئی استشہاد پیش کریں۔

غیر احمدی۔ کیا آپ محمد کی انصافیت پر کوئی استشہاد پیش کر سکتے ہیں؟

احمدی۔ ملاحظہ فرمادیتے شریب۔ ان اللہ بیعت لہذا الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من بعد ولہا ذبھا۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجدد کو بیعت فرمائے۔ لہذا اسکی انصافیت ظاہر ہوا ہے۔ جبکہ کسی مجتہد کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت ہونے کے الفاظ کسی مرتبہ میں موجود نہیں ہیں۔

غیر احمدی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا تھا کہ کسی مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لئے اگر تم کتاب اللہ اور سنت رسول میں کوئی چیز نہ پاؤ تو تم کیا کر دو گے اس صحابی نے عرض کیا کہ اجتہاد کرو گا۔ جس نے فرمایا درست ہے لہذا حدیث سے مجتہد کا مقام ثابت ہے۔

احمدی۔ اجتہاد کا جواز ثابت ہوجانے سے مجدد سے مجتہد کے درجے کا ملحدی ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ آپ اپنی بیعت کردہ حدیث میں درجہ تزیج نہ بیان کر دیں اور اس کے مقابل پر فاکس کا پیش کردہ حدیث سجدہ میں وجہ تزیج پر ہے کہ مجدد کو اللہ تعالیٰ نے بیعت فرمائے اور یقیناً جس سے بیعت کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کے لئے بیعت فرمائے۔ اس کا مرتبہ ملحد ہوتا ہے۔

غیر احمدی۔ بیعت کے لغت میں بہت سے معنی ہیں یہ کوئی درجہ تزیج نہیں ہے صرف لغت کی کتاب مشکوٰۃ مستدر سے انہوں نے

پڑھا شروع کئے۔ ناقل احمدی۔ اگرچہ کتب ہی سننے لغت میں آئے ہوں لیکن بطور استقرا یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو اصلاح خلق کے لئے بیعت فرمائے تو اس کا درجہ تزیج بیعت سے ملے ہوتا ہے۔ آپ اس کے خلاف قرآن وحدیث سے ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے نیز حدیث مجدد اس اعتبار سے بھی توفیق رکھتی ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے۔

غیر احمدی۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ حدیث قدسی غیر قدسی پر توفیق رکھتی ہو۔ احمدی۔ من وجہ تو حدیث قدسی غیر قدسی پر توفیق رکھتی ہی ہے۔ کبھی تو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ اور حدیث مجدد تو یقیناً قابلِ رجوع ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ہر صدی کے سپر پیشگوئی کے طور پر بلاری ہو کر اپنی صداقت ثابت کرتی رہی ہے۔ یہ ایک چہرہ صدیوں میں مجدد بننے سے بیعت ہو کر اس کی صداقت ثابت کی ہے۔

غیر احمدی۔ یہ خبر واحد ہے۔ احمدی۔ حفاظ حدیث کا اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔ نیز آپ اپنے دعوے کے ثبوت میں اس کے مقابل پر کوئی عربی اور ضعیف ہی حدیث پیش کر دیں جس سے ثابت ہوئے کہ مجتہد کا درجہ مجدد سے بڑا ہے۔

غیر احمدی۔ بہر حال ہمارے نزدیک مجتہد بڑا درجہ رکھتا ہے۔ اور آپ کے نزدیک مجدد۔

احمدی۔ آپ اپنی ہی کسی تعریف سے دکھادیں کہ مجدد سے مجتہد بڑا درجہ رکھتا ہے۔ اور اگر آپ اپنے زور پر بھی کہیں کہتے ہیں تو یہ آپ نہیں دکھا سکتے۔ حالانکہ وہ ہم پر بحث نہیں فرما سکا یہ مطلب ہے کہ آپ کو۔ ایسے دعوے کا مہر میں جس نے قرآن کریم، حدیث، اجتہاد اپنے ذہن کی کسی تعریف سے ثابت کرنا تو دیکھنا حدیث میں ہی ہوتا ہے۔

گویا آپ میں جو تعلق تعمیر کر رہے ہیں ردوان گفتگو میں مولانا کے معاذین سے بہت سی کتب اور دگر دلا کر جمع کر دی تھیں۔ لیکن مولانا اپنا ہر حق کسی کتاب سے بھی پیش نہ کر سکتے۔

غیر احمدی۔ آپ زیادہ ذہن توڑنے کے لئے اپنے اس اور بے کدقت ملتا ہے۔ اس لئے ابھی طرح سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

احمدی۔ اگرچہ حقیقت اس کے برعکس ہے لیکن اس کے علاج یہ ہے کہ وہ اس حدیث فریقین کے لئے متین کر دیتے ہیں جس میں وہ اپنے بعد دیکھتے اپنا نامی الخیر اور اگر کسی اس تجویز کو زمین سے تیار کر لیا جائے مغرب کا وقت ہو رہا تھا اس لئے اختتام نماز تک یہ مجلس ملتوی کر دی گئی۔

(۴)

نماز مغرب سے فارغ ہو کر مجلس منعقد ہوئی۔ بعد ازاں پانچ ہندو غوسکھ جماعت تھی۔ انہوں نے اس منٹ کی تقریریں تھیں۔ ملاحظہ فرمادیں ذیل ہے۔

مولانا عبدالعزیز صاحب۔ ماسکال محمدیان احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین۔

حضرات! یہ ایک موقع پیدا ہو گیا ہے کہ تا دیان حضرات کے عقائد کی تمیز و تریب کر سکیں۔ آج آپ لوگوں کو معلوم ہوجائے گا کہ آپ کا بیٹا اور آپ کا بھائی یہ عبدالعزیز کس قدر ظلم رکھتا ہے۔ آپ، قوموشی کے کارروائی سٹینس۔ بعض روایات میں خاتم تاہم کے زبیر سے آیا ہے لہذا آیت کریمہ میں خاتم النبیین جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کے معنی میں نہیں آتا۔ اس کے لئے دلائل اہل کتاب کو لیا نہیں آ سکتا۔ ثبوت کا درجہ آ رہا ہاں ہے۔

ایک حدیث ہے کہ انا العاقب المرسلین یعنی میں خاتم ہوں اور عاقبہ ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ لَمْ يَكُنْ مِنْ الْبُرُوقِ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ خَوَّاتٌ۔

یعنی نبوت باقی نہیں رہی سوائے سیرت کے کسی نبوت تم ہو گئے۔ ہندو صرف خوس ہونے کی وجہ سے دلی بانی رہ گئی ہیں۔ یہ نبوت کا درجہ ہاں ہاں ملحد ہونے سے ہے۔

بیکہ قسم کا کوئی بھی نہیں آسکتا صلح صاحب اگر سخت رکھتے ہیں تو قرآن کریم کی کسی آیت سے ضرعی بنوت کا اجراء دکھا دیں۔

ناظر۔ مالکان محمد ابا احد الخ

میرے پارے بھائی اور دستاورد عزیز تو اسب سے پیٹھ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے ہضم اپنے فضل سے آپ فطرت کے سامنے دین باقی جان کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ قرآن کریم کی آیت جریس نے ابھی بھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ اس آیت میں اس ویرسہ اور مشبہ کا وہ حقیقت انزال کیا گیا ہے۔ جو قرآن کریم کے لفظ مالکان محمد ابا احد من رحمانک سے پیدا ہو سکتا تھا۔ یعنی جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ نہیں ہیں۔ تو آپ کی نسل اولاد نرینہ سے نہیں چلے گی اور خود اولاد نرینوں کے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ص) رضتم نبیین کے الفاظ میں اس شہد کا انزال فرمایا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتبار سے اوت معنوی مومنوں کی نسبت اور خاتم النبیین ہونے کے اعتبار سے اوت معنوی نبیوں کی نسبت آپ کو حاصل ہے۔ صفا آپ کا روحانی اولاد میں عام مومن جو مثال ہیں اور نبی بھی۔ اعداد باغ مردوں کے باپ نہ ہونے کے باوجود نبی اور نبی نہیں ہیں۔ یہی شریح تفسیر خازن اللہ میں باقی دیکھو مولانا محمد قاسم صاحب نے کیا ہے

مرانا نے خاتم النبیین کے معنی نبیوں کا ختم کرنے والا ہونے کے معنی یہ ہے کہ اللہ کے اختیار سے یہ معنی تب ہو سکتے تھے جبکہ خاتم تھا وہ کی ذمہ دہت لکھا ہوا۔ لیکن جلیا میں جس قدر شریح نکاح میں نہیں کھول کر دیکھو یا جلتے سب یہ تادم کثرت سے لکھا ہوگا۔ اس میں کوئی سبب نہیں کہ لغوی روایات میں ختم تم شاعر کی فریب سے مجھ جلیا گیا ہے۔ لیکن میں کیا شکی پیش آئی ہے کہ ہم جو مفہوم مسطورہ کے معنی اور دستلو قرأت کو جس کے ذریعہ اور یہ فقرہ قرأت کو اختیار کر میں مولانا نبی صاحب کو وہ قسم زنیہ خاتم نماز کی زبردستی لکھا ہے

کریم میں پڑھتے پڑھتے رہے ہیں لیکن آج انہیں کیا مصیبت پیش کی کہ وہ نماز کی زیر سے ہی نکھا کرنا موجود ہے۔ کیا فطرت اس لئے کاسی صرف احمدیت کی صداقت ثابت ہو رہی ہے

بہت خوب باج خود ہوتے ہیں قرآن کو پڑھتے ہیں لیکن اگر نرینہ بخش تادم کی زیر سے تسلیم کر لی جائے تو بھی مولانا کا مقصد اس سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ انبیین پر الف لام نے تخصیص کر رکھی ہے کہ بعض قسم کے نہیں بن رہے اور بعض قسم کے بد نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود ہی خاتم کا لفظ استعمال فرمایا کہ اس کے لئے ہی فرمایا ہے۔ انما خلقتم الا نبیاء و انتم ایا علی خاتم الما ولیاء علیہ رضتم نبیین یعنی اسے علی خاتم الانبیاء قرار دیا اور فرمایا ہے۔ علام ہے کہ حضرت علیؑ کے بعد بے شمار اولیاء اللہ ہوئے۔ لیکن آپ کے خاتم الاولیاء ہونے میں کبھی فرق نہیں آیا۔

خود مولانا بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ خاتم النبیین کے بعد نرینوں کے معنی نبیوں کا ختم کرنے والا ہونے کے معنی ہے۔ اس کے بعد ہی خلاف پڑنے میں کیرکون کے اپنے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ختم نبیین ہوئے

خود سورہ نساء کی ایک آیت بھی خاتم النبیین کی تفسیر کر کے ہے جس میں جلیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لوگ اطاعت کریں گے۔ وہ نبی صدیق شہید اور صالح کے صفات پاؤں گے۔ میں قطع ہوا

والسول الی الی آیت کریمیں "النبیین کا مترسی لفظ موجود ہے میں قرآن کریم سے مراد نبوت اور خلافت ہو گیا۔ اور اس آیت سے یہ ثابت ہو گیا کہ سترہ آیت ماہی براہ راست یا صاحب تربیت نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں یعنی "امت نبی" ہوگا۔ اور سترہ آیت موجود علیہ السلام کا جوئے ہی آیت نبی ہونے کا ہے۔ (ربانی)

یوم خلافت پر تادیان میں جلسہ (بقیہ صفحہ نمبر ۲)

جاری رکھتے ہوئے مقرونہ روہ کا قیام ۱۹۵۸ء کی شورش کے بعد چھ ماہ عرصہ کی حفاظت اور مخالفین کی ناکامی کا تعجب سے ذکر کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نلیفوں کو مس طرح ایک دروند دل عطا فرمایا۔ جس کا ہر گوارا اللہ سے اچھی درکوبری و عاؤن کے ساتھ جامعہ کی اطلاع و ہمدردی کا طلبگار رہتا ہے۔ اس تقریر کے بعد محکم عطا اللہ صاحب عباسی نے کلام محمود سے نظم ثانی نظام خلافت کی ضرورت اور اہمیت

بمدان محرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر لکھنؤ نے نظام خلافت کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر پوسٹا تقریر فرمائی تقریر کے آغاز میں آپ نے نلیف کے من بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نلیف کے معنی کسی کچھ آکر یا نشین ہونے والا ہوا ہے۔ ختم نامقام حکومت اور بادشاہت پر حاوی و متکبر ہونے والا نیکو ہار کے ہیں۔ آپ نے آیات و اش نحوی لمدستقر لھا آآیت کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں طرح چیلے مال کی شکل میں دلائیلا سا پتا ہے۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اثنی عشر الیہ اللہ تعالیٰ کوبھی چیلے کر اور اور جبکہ ہما ماما لفقار کوبھی بعد آج تحت خلافت پر شکن ہو کر بدترین طرح کفر و کفالت سے بھرپور دنیا کو منور فرمایا ہے۔ محرم مقرر نے عید کی کھینوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ان میں ایک نظام بہتا ہے اور وہ سب اپنے بادشاہ سے عربی زبان میں نیصوب کے نام سے موم کیا جاتا ہے۔ کہ اطاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح رہ حالت دنیا میں خلافت کا نظام فروری سے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر آخری رنگ ائی انی الخ لای الی آیت میں منکر میں خلافت کو خور و نکو کرنے کی دعوت دی ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت نما لنین خلافت کی ناکامی کا ذکر کیا اسکا صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی الیہ اللہ عنہ نے کے عہد خلافت کی ترمیم کے انہدام کا تفصیل سے ذکر فرمایا کہ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایمان نرورد۔ پنجگو یوں کے ماتحت باوجود ہمدردی ہونی کا زور رکھنے اور رو رو کردہ ایمان کرنے کے خلاف نرورد ہیشہ کے لئے دنیا سے ناہود ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کے

ذریعہ خلافت حقہ اسلامہ قائم ہو سکتی تھی۔ آپ نے بتایا کہ آج جبکہ دنیا جنگ کے شیب باڈی منڈلار ہے ہیں الی فرماں الیہم لخص من لید خولھم امتا کے ماتحت خلافت کے ماتحت ہی امن حاصل ہو سکتا ہے۔

صدر ارقی تقریر

آخر میں بھاجب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ آیت الخ لای الی اللہ تعالیٰ نے جس کا باغ مخصوص کیا ذکر فرمایا ہے۔ اگر لوگ اپنے لہر وہ خصوصیات بنا کر میں ترجمہ کون بھی امن سے بدل سکتا ہے۔ آپ نے اسلامہ خلافت کی مثال مجوسی خلافت کے ساتھ دے کر فرمایا کہ جس طرح وہاں ہر خوف امن سے تبدیل ہوتا۔ اسی طرح امت محمدیہ میں ہر خوف امن سے تبدیل ہوتا چلا جائے گا۔ آپ نے ۱۹۲۳ء کے فقہاء و محاور مشائخ سے فادات اور ۱۹۵۷ء میں پاکستان میں خورش کا ذکر کرتے ہوئے خلافت کے ذریعے صرف الی یا تفصیل سے ذکر فرمایا کہ خلافت کے ساتھ الی اور اطلاع اور فرما کر دار کا درجہ بیان کرنے کی تمقین فرمائی۔

تقریر کے بعد چندا لفظ نے حضرت امیر المؤمنین الیہ اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و عاقبت کے متعلق دعائی لفظ فرمایا خواہیک پیچوز دعا کے بعد ہر وقت تمام پیر ہر ماہ درجہ فاک رشید احمد نامی اے نامی گیبانی تادیان)

درخواست مانے دعا

۱۔ محرم سیدی الہی احمد صاحب پورکیش ریڈیٹ جاعت احمدیہ راجی فریدیہ جگ ادا لکھی کے ۲۵ مری کرنا میں سے وہ انہ ہو گے ہیں۔ موعود کج ہدیہ ہیں ان کی کامی شغالی اور اس فریضہ کی ہمیں اور انہ کے لئے اے اصحاب کارماویں۔

۲۔ نیکو شہدائی مبلغ سلطانی احمد صاحبی میں مبتلا ہے ڈاکٹر علاج سے فائدہ نہ ہوا ترمائی علاج شروع کیا ہے نیز ہر کالی نامی کریم علی صاحب کارو کا نظارہ فراغ کے عہد کو کج ہدیہ میں فریضہ سے ہر وہ شغالی نکلے دعا کی درخواست ہے اس کے علاوہ میری اور عہد میں ہر وہ نیکو لہر و لکھ تادیان پیر کے بھی دعا کی اللہ تعالیٰ انہ لوگوں کے

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

وحیۃ ایک ضروری تحریک

صدر انجمن احمدیہ تادیان نے اپنے ایک عالیہ ریڈیو پیشگی کے ذریعہ فیصلہ فرمایا ہے کہ۔

عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین کے ذریعہ سے وصیت کی تحریک کو تیز کیا جائے اور اخبار میں اعلان کر کے سال میں ایک ہفتہ وصیت منایا جائے اور جو مبلغ یا عہدیدار سال میں دس یا اس سے زائد وصیتیں کرانے ان کے نام قاضی کارکردگی کے طور پر پمپھار میں شائع کئے جائیں۔ اور انہیں انجمن کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے۔

اس فیصلہ کی تعمیل میں جلد عہدیدارانِ جماعت اور مبلغین کرام سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں اور مصلحتات میں وصیت کی تحریک تیز کر کے کی سعی فرمائیں۔ آمد کو کشش فرمائیں کہ ایک سال کے عرصہ میں چار ہفتہ عہدیدار اور مبلغ کم از کم دس یا اس سے بھی زیادہ نیا وصیتیں کرانے۔ علاوہ مندرجہ بالا فیصلہ کے اپنے عہدیداران اور مبلغین کے اہتمام کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔
صدر انجمن احمدیہ کمالی سال ۱۹۷۷ء میں سن ۱۳۹۷ھ میں سلسلہ مسند سیرت ہوگا۔ ہفتہ وصیت منانے کا اعلان جلد ہی بذریعہ اخبار کیا جائے گا۔ عہدیداران اور مبلغین کرام اپنے ذریعہ کرائی گئی دھائی یا ریکارڈ ڈونٹرز بنائیں گے کہ وہ یہیہ اہل تقیہ کے ذمہ دار اہل صلب کو اسکی ترقی میں عطا فرمائے اور ان کے کام میں برکت دے۔ آمین

فخاکر محمد عبداللہ سیکری مجلس کارپورائز تادیان

فارم ہائے اصل آمد کا پرکرنایوں ضروری ہے؟ حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

اول۔ اس کے لئے آپ کو اپنے اپنی وصیت میں اقدام کیا جاتا ہے کہ آپ اپنی آمد فی سے حصہ وصیتہ اور کر کے رہیں گے۔ اور آمد فی کی کچھ بیٹی کی اطلاع حضرت کو دینے نہیں گے۔
دوم۔ اس لئے کہ آپ جب تک سال ۱۹۷۷ء سہ ماہ اپریل کو ختم ہو چکا ہے دفتر کو یہ علم ہونا چاہیے کہ اس سال اور اس سے پہلے سالوں کی کس کے فارم آپ کو بھجوانے گئے ہیں آپ کی اصل آمد کیا تھی اور کیا اس کے مطابق آپ کی طرف سے حصہ آمد کی وصول ہو چکی ہے؟

سوم۔ اس لئے کہ اس کے بغیر آپ کا حساب منکل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ کے فیصلے یا یا تا مشورے آپ کو اطلاع دی جا سکتے ہیں۔

چہارم۔ اس لئے کہ خود آپ کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا کہ آپ الی لحاظ سے اپنے اقرار و بیعت کے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔

پنجم۔ سب سے زیادہ یہ ضروری ہے کہ یہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقا کا ارشاد ہے۔ اور حصہ کے دس ارشاد کی تعمیل پر احمدی کے لئے سبب زحمت اور موصی احباب کے لئے یہ تکلیف باعث اعتقاد ہے۔
فخاکر سیکری مجلس کارپورائز تادیان

تحریک جدید الہی تحریک ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ ہمزہ العزیزہ فرماتے ہیں کہ۔

"یہ امت خیالی کہ کہ تحریک جدید الہی ہے۔ ہرگز میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک کلمہ سورہ کریم صلوات اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں لکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ میں یہ امت خیالی کہ کہ جو کچھ میں نے پیادہ میری طرف سے ہے۔ ہرگز یہ اس سے کیا ہے جو کے ہاتھ میں تہاوی جان ہے۔ میں اگر کبھی بھی جاؤں تو دوسرے سے یہی کہتا ہوں کہ اگر اس کے مرنے کے بعد اور سے بہر مال و چھوڑوں گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرنا کہ یہ یہ پیادہ تم سے ہے۔
والفضل اور دسمبر ۱۹۷۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ ہمزہ العزیزہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں ہر شخص کو تحریک جدید الہی تحریک میں خود بخود براہ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ اور پھر اپنے وعدہ کی رقم ملنا از حلالہ اور کے سابقوں میں شامل ہونے کی کوئی شک نہ پانچ بجے کی کوئی ترقیاتی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہی ہوتے ہیں۔ جبکہ سلسلہ کا احوال کی نیا ضرورت ہوتی ہے۔ تحریک جدید کے الی سال کے چھ ماہ گذر رہے ہیں۔ اور اب انفرادی اور جماعتی طور پر دفتر کی طرف سے بذریعہ تحریکات و اخبارات یاد دہانی کروائی جاتی ہے لیکن دفتر دوم کے وعدہ جات دفتر اول کے عہدیدار کے مطابق نہیں ہوتے۔

اس لئے جلد جی اس خدام الاحیاء ہمد صالحان اور عہدیداران مان و مبلغین سے درخواست ہے کہ وہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں اور تحریک جدید کے وعدہ جات اور وصولی کا بندھنے کی کوئی کو یاد کر کے کی کو کشش کریں اور اپنی کارکردگی سے دفتر بنانا بھی اطلاع دیں۔ ایسی جماعتوں اور مصلحت کے مبلغین و مقامی قارئین کے نام اخبار میں شائع کئے جائیں گے جن کی طرف سے چندہ تحریک جدید ۳۰ جون ۱۹۷۷ء تک سو فیصدی وصول ہوجائے گا۔ اور اپنی نسبت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ ہمزہ العزیزہ کی خدمت ہرگز میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی انشاء اللہ۔

احباب اس طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔
توفیق الہی تحریک جدید تادیان

عہدیدار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عہدہ نشہ کی شرح ہرکانے دئے گئے ہیں کہ ایک روپیہ کی قیمت خرید کے اعتبار سے اس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ وقت سے جا کر آٹھ گنی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمد نہیں تھی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن ایک روپیہ کی کس کے لحاظ سے ہیں احباب عہدہ نشہ میں اس کی قیمت کتنی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس میں بیوہ بیٹا سب کچھ ہے۔
احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عہدہ نشہ میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی ساتھ رکھیں۔ اور حسب توفیق زیادہ سے زیادہ رقم عہدہ نشہ دے کر قراب کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور عہدہ نشہ کے اخراجات میں کفایت کر کے کم از کم اس کا نصف حصہ عہدہ نشہ میں دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

عہدیداران کو ابھی سے عہدہ نشہ کی وصولی شروع کر دینی چاہیے۔ پادریہ کہ عہدہ نشہ مرکزی چندہ جات میں سے ہے۔ اور اس کا سلام رقم کرنا ہی چاہیے۔
اظہار بیت المال تادیان

درخواست ہائے دعا

- ۱۔ سورہ جو اپریل ۱۹۷۷ء کے شمارے میں لایا گیا تھا۔ ۱۹ جون ۱۹۷۷ء سے آج تک ڈاکٹری علاج شروع ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تمہاری ٹیکسٹ میں اس روز کے ہمدی اور جی کے آئی ۱۸ میں ہے۔ دماغی پادریہ سے بلا معذور میں پانچ ماہ میں ترقی پانچ ماہ میں پہلے پورے سے معذور ہیں۔ تمام احباب جماعت سے مزید پادریہ سے کہہ رہی ڈاکٹر سے۔ نے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کا عطیہ کرے اور پانچ ماہ تک صحت مند رہیں۔
فخاکر رابعہ خدام محرمات صدر جماعت احمدیہ ایک ایمر کی تمہیں

- ۲۔ محرم یا ہوتا ہے اللہ صاب اور عالیہ سریند کے زندگان فضل الرحمن صاحب و فضل اکرام صاحب کی فریاد اور اہل ایمان میں ایسا کامیاب کرنے کے لئے دعا کا درجہ ہے۔ اللہ فرماتا کہ زندگان کے لئے یہ عیاشی فضل الہی صاحب ایک نیکو لکھنؤنگ کے آخری آسمان میں کامیاب ہونگے ہیں۔ احباب دظن فرمائیں کہ یہ کامیابی برکت کا موجب ہے۔
فخاکر فضل الرحمن ایم اے تادیان

خبریں

انقرہ ۲۸ مئی۔ حکومت کے خلاف کئی محنتوں کے نشانات اور روز افزوں بے چینی کے بعد ترکی کے اسخ اخراج سے پر سوں آدمی صحت کو کسی خون خرابے کے بغیر حکومت کا انتظام طوطہ سنبھال لیا۔ اور تہی فوج کے ساتھ کمانڈر انچیف جنرل جمال گریسل کو قومی اتحاد کی کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا۔ صدر رینال با یار وزیر اعظم عدنان مندریزہ کا مینہ کے ارکان اچیف آف جنرل صحت فوج اور پولیس کے سربراہ صفائی گورنر لکھنڈن گورنر اور پارلیمنٹ کے کئی موجودہ ارکان حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ قومی اتحاد کی کمیٹی نے میرٹھ پور اعلان کیا ہے کہ اس نے (اتحاد) کو اپنے سنبھالنے کو بھی قدر جلد ممکن ہو چکا ہے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے کا حق کمیٹی نے تمام سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں عام مجلسوں اور جلسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ اس نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ ترکیہ اقامت متحدہ نیٹو میٹروپولیٹن اور دوسرے تمام دن اور جمہوریت کا سپورٹور پائینڈر ہے۔ کمیٹی نے ترک عدالتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پریسوں میں اس کے اعلان پر عمل نہ اپنے ہاتھ پر لیا ہے کہ ملک کو فساد جنگی سے بچا جائے۔

۲۸ مئی ۲۰۲۰ء کو وزیراعظم نے اپنے اعلان کے بعد کہا ہے کہ وہ اس سے اڑھائی گھنٹے پہلے ہی اعلان کیا ہے کہ انہوں نے وہی کی طرف دوزخ کے کانڈراکٹوں سے حملہ کر دیا ہے۔ روسی وزیر جنگ نے یہ اعلان کر لیں ہیں روسی دوزخوں کی ایک کھادی بھی میں توڑ کر تے ہوئے کیا۔ جس میں سرگرمیوں بھی شامل تھے

اور دوسرے ایک روس کے طیارہ شکن راکٹ ۱۰ ہزار ٹن سے بھی زیادہ ہتھیار پر لٹا ہوا ہے۔ جس کے متعلق امریکہ کا یہ کہنا ہے کہ اس کے ٹوٹے جاسوں ہوائی جہاز تھی ہتھیار پر پر اور کرتے ہیں روسی وزیر جنگ نے یہ بھی دعوے کیا کہ اس وقت تک کوئی ایسا ہوائی جہاز نہیں بنا جس تک روسی آٹھ ہتھیار نہ لگے ہوں۔

روسی نیوز ایجنسی ٹاس کے مطابق جبکہ مارشل ایلو اسکے نے اپنی تقریر میں یہ وارننگ دیا کہ روس کے پاس قدر طاقت موجود ہے کہ وہ حملہ آور ملک اور اس کے حمایتی ممالک پر دوزخ دار ہتھیار لگا سکے خواہ ایسا ملک سات سمندر پار بھی کیوں نہ ہو اور یہ کہہ کر کہ کوئی دشمن نہیں تھا ایک وارننگ ہے روسی وزیر جنگ نے مزید کہا کہ روس کی راکٹ فوجوں کو ٹھکرانے کے لئے ریاضی حکم ایک بار فیصلہ کیونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ راکٹ آئے شائع نہیں کی سوائی جہاز نہیں کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ایسا ہوائی جہاز نہ یا دیگر دوزخ ہیں

جنرلی گولڈ ہورس روسی سرکاری طوپر بتایا گیا ہے کہ اب تک پنجاب میں ۵۲۵ اکانڈراکٹوں کے گئے ہیں۔

۲۸ مئی ۲۰۲۰ء کو وزیر خارجہ منگو منظور قادر نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو کے دوران میں کہا کہ جنوب مشرقی ایشیا کے فوجی معاہدہ سٹیٹو کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ کون کونوں نے سٹیٹو کے کئی بھی ممبر کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ جبکہ انہوں نے کہا اپنے ایشیائی ملکوں کے خلاف کارروائی کی ہے جو کہ سٹیٹو کے ممبر نہیں۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ افغانستان سے پاکستان کی کوئی دشمنی نہیں ہے۔ پاکستان کی فوجی طاقت باہل اپنی دفاعی ضروریات کے لئے ہے۔ اسے پاکستان کی طرف سے فخر نہیں ہے البت افغانستان روس سے اتحاد کے پاکستان کے علاقہ پر پہلے چورسے دعوے

جماعت ہائے جموں و پونچھ کا تبلیغی دینی دورہ

حکم مروجی شریف امجد صاحب ایچ فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ جہن سنہ ۱۹۷۰ء میں جماعت ہائے احمدیہ جموں و پونچھ کا تبلیغی دینی دورہ شروع کر کے گذرہ کا پورگرام دوزخ ذیل ہے۔ مولانا عبدالرحمان جماعت ہائے جموں و پونچھ ان سے فائدہ زما کر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

۸ مئی سنہ ۱۹۷۰ء جموں رسدنگی

۸ مئی ۱۹۷۰ء جموں سے چارکوٹ ۱۲ مئی ۱۹۷۰ء چارکوٹ سے پونچھ ۲۳ مئی ۱۹۷۰ء پونچھ سے سرن کوٹ ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء چارکوٹ سے مہم سہل ۲۲ مئی ۱۹۷۰ء مہم سہل سے چارکوٹ ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء چارکوٹ سے بڑھانڈی تال ۲۰ مئی ۱۹۷۰ء بڑھانڈی سے جموں ۳۰ مئی ۱۹۷۰ء جموں سے بھدر واہ ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء بھدر واہ سے جموں ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء جموں سے بھدر واہ ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء بھدر واہ سے جموں ۲۶ مئی ۱۹۷۰ء

فاخر دعوۃ تبلیغی تبادیان

کے اہل حقہ اسلام نے البرزیش پارٹی پر تمام تر سختیوں اور گرفتاریوں کی ذمہ داری آپ پر تھی

انقرہ ۲۰ مئی۔ انقرہ ویڈیو نے اعلان کیا ہے کہ لڑکی کا قتل عام کرکے اس کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ فوجی انقلاب اور تماموں کے بعد فوجی وزارت کا یہ پہلا میٹنگ تھی۔ میٹنگ کے بعد جنرل جمال گریسل وزیر اعظم نے شان کے ممبروں کے ساتھ بات چیت کی۔ بات چیت کے وقت دو جرنل افسر ٹائی گنڈوں سے مسلح پیرہ دے رہے تھے۔ دریں اثنا انقرہ کے فوجی کمانڈر نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں لوگوں کو متعلقین کی کھانسی کہ وہ مظاہرین نہ کریں۔ انارک مشرٹ کو جو کہ سب سے بڑی سرگرمی ہے، انقرہ کے بیوروں سے تعلق رکھتی ہے یا ریڈیو سٹیشنوں کے لئے بند کرنا یا گلیاں سے اس کو روکنا پونچھ کے جرنلوں نے کہا ہے کہ وہ تھیں تھیں۔ فوجی انقلاب کی خوش مناسبت تھی کل بھی انقرہ پورگرام میں دلان رہا۔ ڈیڑھ گھنٹے کو فوج کا پوسٹور یہ ہو گیا کہ وہ سہانے کے کیمپارٹمنٹوں کو کھلا رکھیں تاکہ کوئی ایسا شخص اس میں نہ چھپ سکے جو کہ فوج کو مطالبہ ہے

کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے پاسوں ہوائی جہازوں پر دوزخیں اور اس سے اڑھائی گھنٹے کے داخلہ کے بعد روس نے پاکستان کو براہ راست دیکھا ہے وی میں اس کے نتیجہ کے طور پر رپورٹوں میں اس امر کا اعلان ہے کہ پاکستان کو کونسل حالات کا سامنا ہے۔ لیکن رپورٹوں میں کئی کمیٹیاں دی گئی ہیں جو کہ انہوں نے اعتراض کیا کہ پاکستان میں اس طرح کے اڈے موجود ہیں مشر منظور قادر نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کسی ملک کی فوجی پاسوں نہ کر گریوں میں حصہ نہیں لیتا یا بات یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس طرح سے چند وقت تک یہ تھا اور ہمیں تھا کہ ہمیں یقین دلا یا جائے کہ آئندہ وہی قسم کی اڈا میں نہیں ہونگی۔ بین کیمپ امریکی نے اس مطلب کی یقین دہانی کا یہ ہے مشر قادر نے یہ الزام پودہ لیا کہ روس کے سوائی جہاز پاکستان کے علاقہ پر پوزیشن کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم روسی سرگرمی کو تکلیف دہانت۔ میں اور انڈین کو آئندہ جرنل کالفرنس میں اس کی ٹیکا جو تجویز دکھائی ہے اس کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مشر منظور قادر نے کہا کہ اس صورت میں پاکستان بھی مطالبہ کرے گا کہ اسے بھی کالفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔

انقرہ ۲۰ مئی۔ مشر گینڈ پتھر کی کے سابق ہوم منسٹر جو کہ وزیر اعظم کا دیاں ہاتھ سمجھے جاتے تھے آج سے چار منزلیہ عمارت سے کوہ کو روکنا کھلا۔ انہیں گزشتہ ہی کے بعد انقرہ کی فوجی اہمیت میں کھماری میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ چھوڑ دیا جی جنرل کالفرنس میں سے بیچے کو دیکھنے اور دم توڑ گئے جو کہ حکم پور میں ہیں

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر
اشاعت اسلام کی
فرضیت
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ دین سکندر آباد